

## 3 زری پالیسی اور مہنگائی

کئی دہائیوں کی بلند مہنگائی کے اثرات اور پاکستانی روپے پر مسلسل دباؤ کے حالات میں زری پالیسی کمیٹی نے سخت پالیسی مؤقف کا تسلسل برقرار رکھا، اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 بی پی ایس اضافہ کیا گیا۔ جب معیشت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں داخل ہوئی تو معاشی استحکام کو لاحق خطرات بڑھ چکے تھے۔ مہنگائی کی بلند توقعات کے ساتھ سیلاب کے باعث غذائی اجناس کی قلت، پاکستانی روپے کی قدر میں بہاری کمی، درآمدات پر عارضی پابندی، بجلی اور ایندھن کی سرکاری قیمتوں میں اضافے، اور غذا اور توانائی کی قیمتیں بڑھنے کے دور ثانی اثرات کے آغاز سمیت متعدد ملکی رسدی عوامل کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ کر 25.0 فیصد تک پہنچ گئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.8 فیصد تھی۔ اسی طرح گذشتہ برس متعارف کیے گئے مالیاتی سکڑاؤ کے اقدامات سے پہلی ششماہی میں ملکی طلب میں کچھ کمی دیکھی گئی۔ تاہم، درآمدات کی طلب میں فوری کمی اور اس کے سبب جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کے باوجود بیرونی رقوم کی توقع سے کم وصولیوں اور مشکل عالمی مالی حالات نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی کھاتے کو خاصے دباؤ میں رکھا جو پاکستانی روپے کی قدر میں بڑی کمی پر منتج ہوا۔ لہذا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھتی ہوئی شرح سود، معاشی ماحول میں مجموعی بگاڑ، اور ملکی طلب کے سکڑنے کے سبب نجی شعبے میں قرضوں کے استعمال کی حوصلہ شکنی ہوئی۔ خصوصاً، جاری سرمائے کے قرضوں کی نمو خاصی کمزور ہو گئی، جبکہ معین سرمایہ کاری قرضے گذشتہ برس کی سطح پر رہے۔

### 3.1 پالیسی کا جائزہ

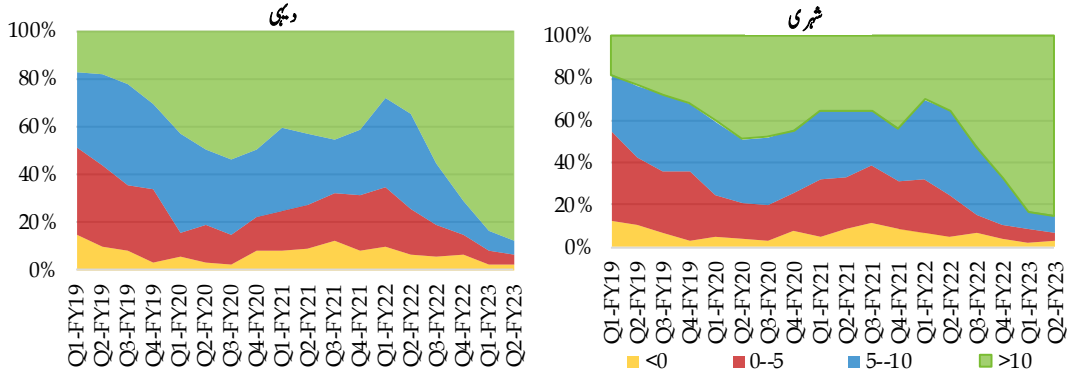
مزید برآں، زری پالیسی کمیٹی نے تخمینہ لگایا ہے کہ سخت زری پالیسی اور مالی سال 23ء کے بجٹ میں مالیاتی یکجائی کے عزم کی بدولت مالی سال 23ء میں حقیقی معاشی نمو معتدل ہو کر 3 تا 4 فیصد کی حد میں رہے گی۔ زری پالیسی کمیٹی نے تجارتی خسارے میں توسیع کی رفتار پر قابو پانے کے لیے توانائی کی طلب کو کم کرنے کی خاطر اضافی پالیسی اقدامات متعارف کرانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان اقدامات کے بل بوتے پر درآمدات کی نمو میں خاصی کمی کے ساتھ مالی سال 23ء میں جاری کھاتے کا خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے تقریباً 3 فیصد تک رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

تاہم موسم گرما کے شدید سیلاب نے معاشی منظر نامے کو خاصا بدل دیا۔ لہذا، زری پالیسی کمیٹی نے نومبر 2022ء کے اجلاس میں حکومت کی جانب سے سیلاب سے ہونے والی تباہی کے جائزے کو شامل کرنے کے لیے دو پیش گوئیوں پر نظر ثانی کی۔ پہلا، کمیٹی نے مالی سال 23ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی نمو کی پیش گوئی کو پہلے کے تخمینے سے کم کر کے 2 فیصد کر دیا۔ دوسرا، زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 23ء کے لیے مہنگائی کی پیش گوئی کو سیلاب سے پہلے کے 18 تا 20 فیصد تخمینے سے بڑھا کر 21 تا 23 فیصد کر دیا۔

زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی کے دباؤ میں شدت آجانے اور بیرونی کھاتے میں مسلسل بگاڑ کے سبب سکڑاؤ پر مبنی مؤقف کا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 بی پی ایس اضافہ کیا۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کی بلند توقعات کے ساتھ متعدد ملکی رسدی عوامل نے معاشی سرگرمی کی رفتار میں پالیسی پر مبنی اعتدال اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کچھ کمی کے باوجود قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کو بڑھا کر کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچا دیا۔ بیرونی شعبے میں جاری کھاتے کے خسارے میں قابل ذکر کمی ہونے کے باوجود بیرونی قرضوں میں مشکلات کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں خاصی کمی نے پاکستانی روپے کو دباؤ میں رکھا۔

معاشی اظہاریوں کے رجحان اور توانائی کی قیمت میں اضافے کی شکل میں بڑے رسدی دھچکے کے متوقع مضبوط دور ثانی اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے جولائی 2022ء کے اجلاس میں مالی سال 23ء کے لیے اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 18 سے 20 فیصد کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا ہے۔

شکل 3.1: مہنگائی کے تعدد کی تقسیم



لیوی دوبارہ عائد کر دی، جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں توانائی کی مہنگائی تیزی سے بڑھ گئی۔ آخر میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں غذائی اور توانائی کی مہنگائی کے پیشتر قیمتوں اور اجرتوں پر دور ثانی اثرات اور بلند مہنگائی کی توقعات کی عکاسی کرتے ہوئے قومی مہنگائی بڑھ کر دو ہندسی سطح تک پہنچ گئی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی مہنگائی سے شہری اور دیہی مہنگائی کے ایک چوتھائی سے زائد کی وضاحت ہوتی ہے۔ ایسا مالی سال 23ء کے آغاز سے ملکی طلب میں قابل ذکر کمی کے باوجود دیکھا گیا۔

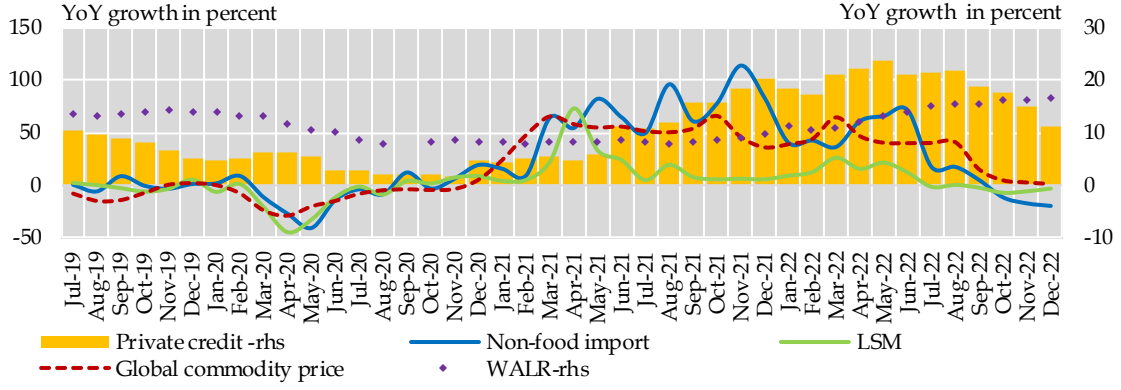
طلب میں کمی کے جاری اقدامات اور سیلاب کے اثرات کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی معاشی سرگرمی میں خاصی کمی دیکھی گئی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بلند شدت کے تقریباً تمام اظہاریوں میں سال بسال بنیادوں پر دو ہندسی کمی ہوئی جن میں سینٹ، گاڑیوں اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت شامل ہیں۔ رسد کے لحاظ سے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں جولائی تا دسمبر 2022ء کے دوران 3.7 فیصد کی وسیع البینا سال بسال کمی درج کی گئی۔

طلب میں سست رفتاری کا نتیجہ درآمدات میں بھاری کمی اور جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کی صورت میں نکلا۔ تاہم، اس بہتری کے باوجود ملک میں بے یقینی اور سخت عالمی مالی حالات نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پاکستانی روپے کو دباؤ میں رکھا۔ مالیاتی لحاظ سے مالی سال 23ء کے بجٹ میں تخمینہ شدہ یکجائی کے مقابلے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ کر 25.0 فیصد ہو گئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.8 فیصد کے مقابلے میں تقریباً تین گنا زیادہ ہے۔ مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں اچانک اضافے کا رجحان برقرار رکھتے ہوئے مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ جاری رہا، کیونکہ مالی سال 23ء کی دونوں سہ ماہیوں میں دیہی اور شہری علاقوں کے سارے صارف اشاریہ قیمت اجزا میں تین چوتھائی سے زائد میں دو ہندسی مہنگائی دیکھی گئی (شکل 3.1)۔ مزید برآں، تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کی رفتار بھی بلند سطح پر رہی، جس کی نشاندہی مہنگائی کے ماہانہ نتائج سے ہوتی ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کو بڑھانے میں چار عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، سیلاب کے باعث زرعی پیداوار اور گلہ بانی میں نقصانات کے نتیجے میں غذائی اجناس کی قلت پیدا ہوئی، اور غذائی ایشیا کی قیمتیں تیزی سے بڑھ گئیں۔ خصوصاً، تازہ سبز یوں اور پھلوں سمیت تلف پذیر اجناس کی مہنگائی شہری اور دیہی اجزا دونوں میں تقریباً 50 فیصد تک پہنچ گئی۔ دوسرا، چونکہ ملک درآمدی غذائی اجناس پر انحصار کر رہا تھا، اس لیے پاکستانی روپے کی قدر میں مسلسل کمی کے نتیجے میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اعتماد کے باوجود غذائی گروپ کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔ تیسرا، آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ پروگرام (ای ایف ایف) کے تحت توانائی اور مالیاتی اصلاحات کے تسلسل کے سبب حکومت نے بجلی کے ٹیرف میں اضافہ متعارف کرایا اور پیٹرولیم مصنوعات پر پیٹرولیم ڈوبل پمپٹ

شکل 3.2: نجی شعبے کی نمو کو متاثر کرنے والے عوامل



Source: State Bank of Pakistan, International Monetary Fund, and Pakistan Bureau of Statistics

ترسیل کو تقویت دی جاسکے۔ امرید بر آں، ایم پی سی نے مالیاتی یکجائی کو جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ مہنگائی کو پختہ ہونے سے روکنے اور بیرونی کھاتے میں استحکام کے حصول کے لیے زری سختی کو تقویت دی جاسکے۔ کمیٹی نے غذائی مہنگائی کو کم کرنے کے لیے رسدی زنجیر میں تعطل کو کم سے کم رکھنے کی خاطر انتظامی اقدامات متعارف کرانے پر بھی زور دیا۔

پاکستان کا پالیسی تجربہ عالمی پیش رفتوں سے ہم آہنگ تھا۔ کئی دہائیوں کی بلند مہنگائی کے رد عمل میں دنیا بھر کے ممالک نے عالمی نمو کی سست رفتاری کے خدشات کے باوجود مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی (بکس 3.1) میں پالیسی ریٹ میں اضافے کا عمل جاری رکھا۔

پالیسی ریٹ میں اضافے کے مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں تیزی سے اضافہ ہو گیا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قرض دینے کی شرحوں میں اضافے کے ساتھ گذشتہ برس سے اب تک طلب کو کم کرنے کے اقدامات کے مؤثر اثرات سے بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کی جانب سے قرضوں کے استعمال کی حوصلہ شکنی ہوئی۔ مالی سال 23ء

میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بجٹ کا خسارہ گذشتہ برس کی تقابلی مدت میں دیکھی گئی سطح کے قریب رہا۔ بگاڑ میں اہم کردار ٹیکس محاصل میں ہدف سے کم وصولی اور سودی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافے نے ادا کیا۔

اس دباؤ کا شکار معاشی ماحول میں اسٹیٹ بینک کو قیمتوں کے استحکام اور مالی استحکام کو لاحق خطرات کم کرنے اور معاشی نمو کی اعانت کا چیلنج درپیش تھا۔ لہذا مہنگائی کی توقعات کو بے قابو ہونے سے روکنے اور پاکستانی روپے کو اعانت کی فراہمی کے لیے اسٹیٹ بینک نے تخفیف پر مبنی مؤقف برقرار رکھا۔ کمیٹی نے کہا کہ ٹھوس، بروقت اور قابل بھروسہ پالیسی اقدام ملکی طلب میں کمی، مہنگائی کی توقعات کو بے قابو ہونے سے روکنے اور بیرونی استحکام کو لاحق خطرات میں کمی کے لیے ضروری تھا۔ مطلوبہ پالیسی ردوبدل میں تاخیر و سبک کلی معاشی عدم استحکام پر منتج ہو سکتا تھا، جس کے لیے زیادہ جارحانہ سخت گیر پالیسی کی ضرورت ہوتی، جو معاشی نمو کے لیے زیادہ پریشان کن ثابت ہو سکتی تھی۔

پالیسی ریٹ میں تبدیلیوں کے علاوہ ایکسپورٹ فنانس اسکیم اور ایل ٹی ایف ایف کی شرحوں کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا گیا تاکہ زری پالیسی کی

<sup>1</sup> اسٹیٹ بینک نے جولائی 2022ء میں ایکسپورٹ فنانس اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی فنانسنگ اسکیم کی شرحوں کو پالیسی ریٹ سے منسلک کر رکھنے سے 5 فیصد کم رکھنے سے پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا۔ ایکسپورٹ فنانس اسکیم (حصہ -1 اور حصہ -II) کے تحت قرضوں کے لیے مارک اپ کی شرح 7.5 فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد سالانہ، اور طویل مدتی فنانسنگ اسکیم (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت قرضوں کے لیے مارک اپ کی شرح 7 فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد سالانہ کر دی گئی ہے۔ دسمبر 2022ء میں، ایکسپورٹ فنانس اسکیم اور طویل مدتی فنانسنگ اسکیم کی مارک اپ شرحوں کو 11 فیصد سالانہ سے بڑھا کر 13 فیصد کر دیا گیا اور ان شرحوں اور پالیسی ریٹ کے درمیان فرق کو 3 فیصد رکھا گیا۔ ماخذ: شعبہ انفراسٹرکچر پلاننگ اور ایس ایم ای فنانس۔ سرکلر نمبر 11 اور 13 مورخہ 07 جولائی اور 29 دسمبر 2022ء۔ کراچی: اسٹیٹ بینک۔

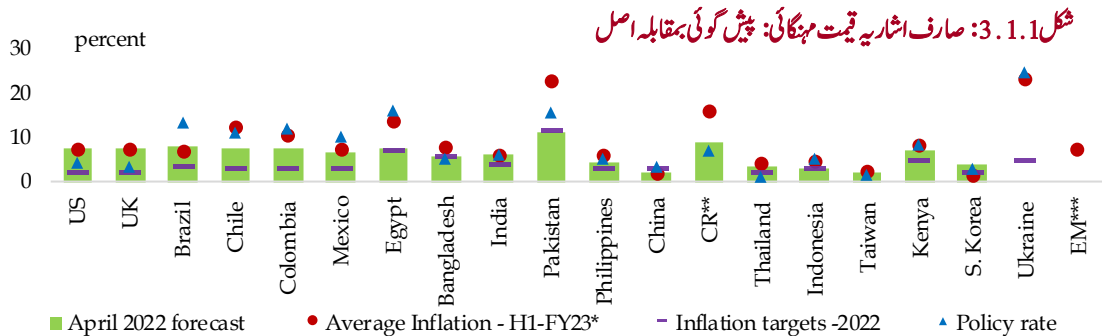
کی پہلی ششماہی میں خصوصاً جاری سرمائے کے قرضوں میں خاصی کمی ہو گئی جبکہ معین سرمایہ کاری میں معمولی اضافہ ہوا۔ طلب کا انتظام کرنے کے اقدامات کے علاوہ درآمدی پابندیوں سے صنعت کو خام مال کی دستیابی متاثر ہونے کے ساتھ سیلاب کے نتیجے میں معاشی سرگرمیوں میں تعطل اور سست ہوتی عالمی طلب سے بھی ایل ایس ایم کی پیداوار اور صنعت کی جانب سے قرض لینے کی حوصلہ شکنی

(شکل 3.2)۔

### 3.1: بڑھتی ہوئی مہنگائی اور زری پالیسی پر عالمی رد عمل

2022ء میں عالمی مہنگائی بڑھ کر 8.8 فیصد تک پہنچ جبکہ گذشتہ برس یہ 4.7 فیصد رہی تھی۔ ترقی یافتہ ممالک میں مہنگائی میں اوسطاً 7.3 فیصد اضافہ (2021ء کے 3.1 فیصد کے مقابلے میں) ہوا۔ اسی طرح ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں 2022ء کے دوران مہنگائی بڑھ کر 9.9 فیصد (جو 2021ء میں 5.9 فیصد تھی) تک پہنچ گئی۔ عالمی مہنگائی کو بڑھانے میں اہم کردار غذائی اجزاء اور توانائی کی بلند قیمتوں نے ادا کیا۔

سال 2022ء کے دوران مہنگائی کو بڑھانے میں کئی عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، طلب کے لحاظ سے وبا کے سبب کساد بازاری سے نمٹنے کے لیے فراخ دلانہ پالیسی اعانت کا نتیجہ توقع سے جلد عالمی معاشی بحالی کی صورت میں نکلا۔ لہذا، طلب اور رسد کے بڑھتے ہوئے فرق کے ساتھ مال برداری کی بڑھتی ہوئی لاگتوں کے باعث متعدد معیشتوں میں مہنگائی کا دباؤ پیدا ہو گیا۔ دوسرا، روس اور یوکرین کے تنازعہ کی وجہ سے رسد کے لحاظ سے اہم اجناس (جیسے گندم اور خام تیل) کی قلت نے غذائی اور توانائی اجزاء کو متاثر کیا اور اس کے اثرات معیشت کے مختلف شعبوں پر مرتب ہوئے، جس سے مجموعی مہنگائی کو تقویت ملی۔ خصوصاً کم آمدنی والی معیشتیں جہاں مہنگائی کی مجموعی باسٹ میں غذا کا حصہ بلند ترین ہے، اس کی مہنگائی میں اضافہ دیکھا گیا۔ تیسرا، بڑھتی ہوئی اجرتوں اور خام مال اور پیداوار کی بلند لاگتوں کے ساتھ کچھ ممالک کو افرادی قوت کی منڈیوں میں طلب اور رسد کے فرق کا سامنا کرنا پڑا، جس نے صورت حال کو مزید دشوار بنا دیا۔ چوتھا، اجناس کی عالمی قیمتوں میں سست رفتاری کے باوجود امریکہ کی سخت زری پالیسی کے بعد سرمائے کے اخراج کے حالات میں کئی معیشتوں کی کرنسی کی قدر گرنے سے مقامی کرنسیوں پر

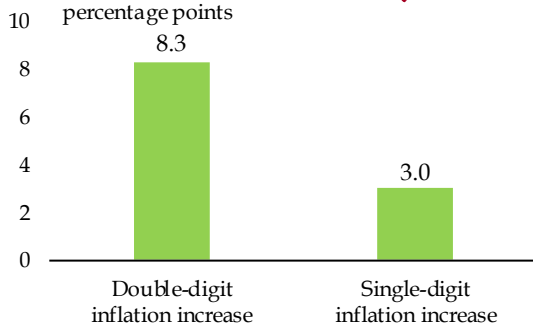


Note: The countries including US, UK, Bangladesh, Indonesia, Czech Republic, Chile, Colombia, Brazil, S. Africa, Thailand, Mexico, Philippines, India, and Ukraine are the inflation targeting countries. \*On fiscal year basis. Jul-Dec covers data up till Nov 2022 for UK. Note: The inflation targets and forecasts are taken for 2022 (calendar year basis) except for India, Pakistan, and Bangladesh (FY23 targets). \*\* Czech Republic; \*\*\*Emerging Markets  
Source: Haver Analytics, IMF (WEO April 2022); Jahan 2012; Cbonds; and websites of respective central banks

<sup>2</sup> آئی ایم ایف (2023ء)۔ عالمی معاشی امکانات۔ دانشنگہن ڈی سی: آئی ایم ایف۔

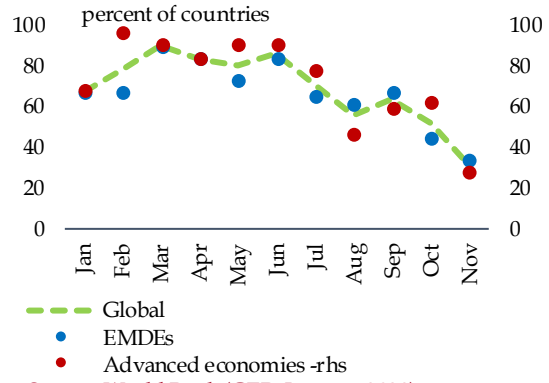
## زری پالیسی اور مہنگائی

شکل 3.1.2: مہنگائی میں اضافے کے سبب ای ایم ڈی ایز کی جانب سے  
آخر 2021ء سے پالیسی میں سختی



Source: World Bank (GEP, January 2023)

شکل 3.1.3: 2022ء میں بڑھتی ہوئی مہنگائی والی معیشتوں کا حصہ

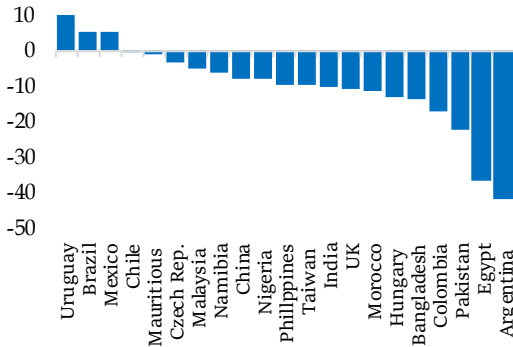


Source: World Bank (GEP, January 2023)

قیمت کے دباؤ میں مزید شدت آگئی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں اصل مہنگائی کی سطح 2022ء کے ہدف اور دنیا بھر کی مختلف معیشتوں میں پیش گوئیوں کی سطح سے بلند ہو گئی (شکل 3.1.1)۔

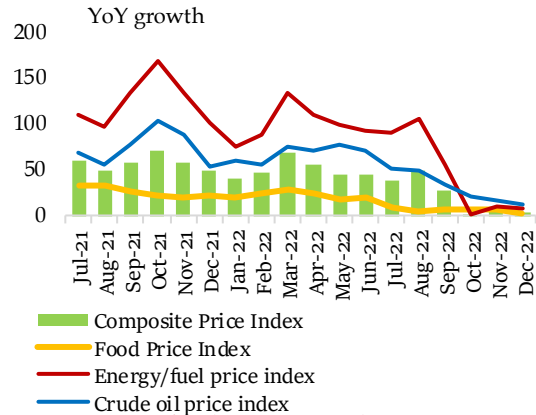
قیمتوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے نتیجے میں ترقی یافتہ ممالک اور ابھرتی ہوئی منڈیوں و ترقی پذیر ممالک (ای ایم ڈی ایز) کو زری پالیسی سخت کرنے کی ترغیب ملی۔ ابھرتی ہوئی منڈیوں و ترقی پذیر ممالک کے نمونے میں 2021ء سے دس فیصد سے کم مہنگائی کے حامل 49 ممالک نے اوسطاً اپنے پالیسی ریٹس میں تقریباً 3.0 فیصدی درجے اضافہ کر دیا۔ تاہم، دوہندسی مہنگائی رکھنے والی بائیس معیشتوں نے شرح سود میں مجموعی طور پر 8.3 فیصدی درجے اضافہ کیا (شکل 3.1.2)۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں دوہندسی مہنگائی کے حامل ممالک ارجنٹائن اور گھانا نے بلند اضافہ کیا۔<sup>4</sup> مزید برآں، برطانیہ اور امریکہ جیسی ترقی یافتہ معیشتوں میں مالی سال 23ء کی

شکل 3.1.5: بیرونی شرح ہائے مبادلہ میں سال بسال فیصد تبدیلی:  
پہلی ششماہی، م 23ء



Source: Haver Analytics

شکل 3.1.4: عالمی اجناس کی قیمتوں کا رجحان



Source: International Monetary Fund

<sup>3</sup> عالمی بینک (2023ء)۔ عالمی معاشی امکانات، واٹشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

<sup>4</sup> ارجنٹائن کے مرکزی بینک نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ کو بڑھا کر 75.0 فیصد کر دیا (250 بی پی ایس کا اضافہ)۔ اسی طرح، گھانا نے زری پالیسی کو 800 بی پی ایس کے اضافے کے ساتھ پالیسی ریٹ کو 27.0 فیصد کر دیا۔ ماخذ: متعلقہ مرکزی بینک۔

## بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2022-23

جدول 3.1.1: اہم غذائی قیمتوں کا رجحان		
سال/سال نمو	پہلی ششماہی۔ م 22ء	پہلی ششماہی۔ م 23ء
گندم	46	16.8
ذیری	16.3	16.6
گوشت	21.6	5.3
پام آئل	54.6	-25.1
غذائی اشاریہ	29.9	4.2

ماخذ: ایف اے او اور آئی ایم ایف

پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی پر قابو پانے کے لیے پالیسی ریٹ میں خاصا اضافہ کیا گیا۔ کمزور عالمی طلب، سخت زری پالیسیوں اور مختلف اجناس کی رسد میں بہتری کے نتیجے میں 2022ء کے آخر تک عالمی مہنگائی میں کمی آنا شروع ہو گئی (شکل 3.1.3)۔

عالمی معاشی نمو کی سست رفتاری کے حالات میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مختلف شرحوں سے اجناس کی قیمتوں میں کچھ کمی دیکھی گئی۔ خصوصاً، 2022ء کے آخر میں خام تیل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی ہوئی (شکل 3.1.4)۔ اگرچہ جولائی تا دسمبر 2022ء کے دوران غذائی اجزاء کی قیمتیں بدستور بلند سطح پر رہیں، خاص طور پر گندم اور ذیری مصنوعات جیسی بنیادی غذائی اجزاء کی، تاہم اضافے کی رفتار سست رہی (جدول 3.1.1)۔

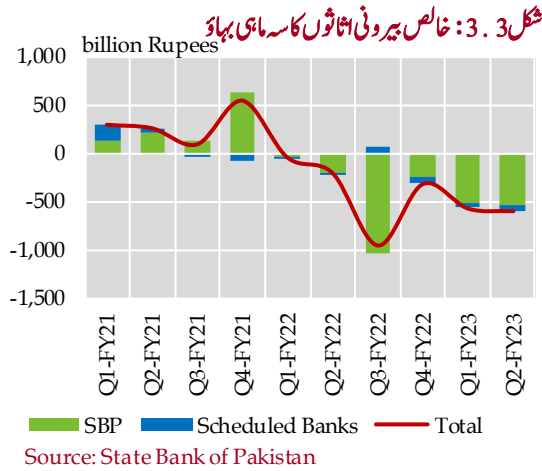
لاگتوں کو پورا کرنے کے لیے قرضوں کی طلب بڑھنے سے زیر جائزہ مدت کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کی طلب بھی بڑھ گئی۔

جاری کھاتے کے خسارے میں بہتری کے باوجود آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے متعلق بے یقینی اور بگڑتے ہوئے معاشی حالات میں بیرونی فنانسنگ کی قلت کے

بعض ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کے مقابلے میں پاکستان میں مہنگائی کی سطح قدرے بلند رہی جو زیادہ تر ملکی عوامل اور کرنسی کی قدر میں بھاری کمی کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے (شکل 3.1.5)۔ ملک نے مالی سال 21ء سے مہنگائی کے دباؤ کو کم کرنے کے لیے پالیسی ریٹ میں جارحانہ سختی متعارف کرائی ہے۔ تاہم رسدی مسائل کی شکل میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی کا دباؤ مزید بڑھ گیا۔

## 3.2 زری مجموعے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں زرو وسیع کی نمو سست ہو کر 1.2 فیصد تک پہنچ گئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.3 فیصد تھی۔ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں 1,489.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زر کی رسد میں ہونے والی توسیع میں اہم کردار ادا کیا۔ تاہم خالص بیرونی اثاثوں میں 1,150.4 ارب روپے کی فوری کمی نے زیر جائزہ مدت میں اس اثر کے بیشتر حصے کی تلافی کر دی (جدول 3.1)۔



اثاثوں کے لحاظ سے بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی بلند سطح نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص ملکی اثاثوں کی توسیع میں کلیدی کردار ادا کیا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑے مالیاتی خسارے اور بیرونی قرضوں کی رقوم کی کم آمد کے سبب بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری 457.2 ارب روپے کی بلند سطح پر رہی، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ 246.8 ارب روپے تھی۔ اسی طرح، مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے سبب خام مال کی بلند

<sup>5</sup> اسٹیٹ بینک نے آخر جون 2020ء (7.0 فیصد) سے آخر نومبر 2022ء تک (16.0 فیصد) پالیسی کی شرح میں 900 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

جدول 3.1: زری مجموعے (ع)

بہاؤ ارب روپے میں: نمونہ فیصد میں

پہلی ششماہی میں نمو		اسٹاک میں تبدیلی						
م س 23ء	م س 22ء	م س 23ء			م س 22ء			
		پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
1.2	4.3	338.9	7.3	331.6	1047.3	897.9	149.5	ایم 2 (الف + ب)
-	-	-1150.4	-588.7	-561.7	-227.5	-194.7	-32.8	الف: خالص بیرونی اثاثے
5.3	5.4	1489.3	596.0	893.3	1274.9	1092.6	182.3	ب: خالص ملکی اثاثے
2.5	1.6	457.2	-94.4	551.6	246.8	170.0	76.7	میرانی قرض گیری <sup>6</sup>
2.9	-0.5	147.4	-294.5	441.9	-27.6	185.1	-212.7	بینک دولت پاکستان
2.3	2.7	309.8	200.1	109.7	274.4	-15.1	289.5	جدولی بینک
0.5	-1.6	5.2	12.1	-6.9	-14.6	-24.1	9.5	اجناس کی سرگرمیاں
4.3	13.7	396.4	310.2	86.2	1043.1	816.7	226.4	نجی شعبے کو قرضہ
5.9	4.8	80.8	3.9	76.9	67.1	55.5	11.6	پبلک سیکٹر اثاثہ پر انہز
-1.6	3.9	32.3	-153.2	185.6	-70.7	70.8	-141.5	دیگر اجزا خالص
-0.3	0.5	-23.4	6.8	-30.3	40.8	236.7	-195.9	زربنیاد
1.5	1.0	114.7	34.5	80.2	69.7	-41.9	111.6	زیر گردش کرنسی
1.1	5.5	217.1	-31.3	248.4	959.6	924.0	35.6	ڈپازٹس

ع: مجموعی

\* یہ اعداد و شمار واجب الادا وصول بنیادوں پر مبنی ہیں۔ یہ نقد بنیادوں پر جدول 4.1 میں نقد بنیادوں پر دیے گئے بینکوں کے قرضوں کی رقم سے مماثلت نہیں رکھتے۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

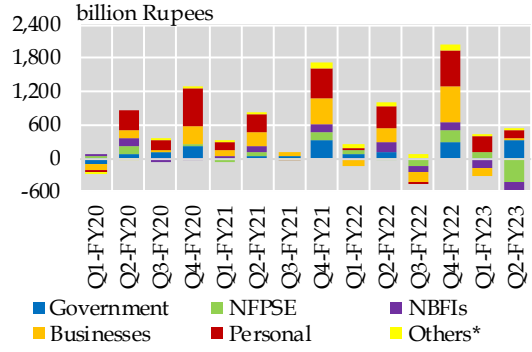
جہاں تک زرو سب کے واجبات کا تعلق ہے تو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں زیر گردش کرنسی کی نمو بڑھ کر 1.5 فیصد تک پہنچ گئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.0 فیصد تھی، جبکہ ڈپازٹس میں اضافہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 5.5 فیصد سے سست ہو کر زیر جائزہ مدت میں 1.1 فیصد پر آ گیا (شکل 3.4)۔ بحیثیت مجموعی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کمرشل بینکوں کے ڈپازٹس میں 217.1 ارب روپے کی نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1959.6 ارب روپے بڑھے تھے۔ تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی کرنسی تا ڈپازٹ کا تناسب بہتری کے ساتھ اوسطاً 38.5 فیصد پر آ گیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 41.2 فیصد تھا۔

ساتھ بیرونی قرضوں کی مقررہ ادائیگیوں کا نتیجہ مالی سال 23ء کی دونوں سہ ماہیوں میں خالص بیرونی اثاثوں میں تیزی سے بگاڑ کی صورت میں نکلا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں تیزی سے 1,150.4 ارب روپے کی کمی ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 227.5 ارب روپے کی کمی دیکھنے میں آئی تھی (شکل 3.3)۔ یہ اثر اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کے سکڑنے کا نتیجہ تھا، کیونکہ کمرشل بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں صرف 116.7 ارب روپے کی کمی درج کی گئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.0 ارب روپے تھی۔<sup>6</sup>

<sup>6</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں سکڑاؤ دو طرفہ اور کثیر جہتی قرضوں کی ادائیگیوں کی وجہ سے تھا جس میں 1 ارب امریکی ڈالر کی یورو بانڈز کی ادائیگیاں اور کچھ طویل مدتی قرض کی 1.2 ارب امریکی ڈالر کی ادائیگیاں شامل تھیں۔



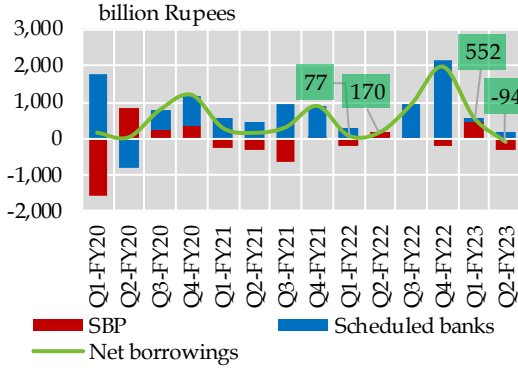
شکل 3.4: ڈپازٹس کا سہ ماہی بہاؤ



\* Others include: trusts and non-resident deposits

Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.5: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری



Source: State Bank of Pakistan

قرضہ لیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 274.4 ارب روپے کی سطح پر تھی۔ اس سے بڑے مجموعی مالیاتی خسارے اور بیرونی رقوم کی مناسب آمد کے فقدان کی عکاسی ہوتی ہے، جس نے جدولی بینکوں پر فنانسنگ کے دباؤ کو بڑھا دیا۔

دوسری جانب، مرکزی بینک کے پاس موجود حکومتی ڈپازٹس میں زیر جائزہ مدت کے دوران خاصی کمی ہوئی، جس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے پاس حکومت کے خالص واجبات میں 147.4 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا۔<sup>8</sup>

بنیادی نیلامیاں

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے ٹریژری بلز اور رواں کوپن پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی ایف ایبلز) کے ذریعے اپنے قرضوں کی ضروریات پوری کیں۔ مجموعی طور پر حکومت نے رواں کوپن پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) کے لیے عرصیت کی خالص بنیادوں پر اہداف کا تقریباً 63 فیصد مختص کیا، جس کے بعد تقریباً 37 فیصد اجارہ صکوک میں مختص کیے گئے۔ تاہم، ٹی بلز اور معین شرح پی آئی بیز کے لیے مجموعی بنیادوں پر نیلامی سے پہلے کے اہداف مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران متعلقہ عرصیتوں کے مقابلے میں معمولی طور پر کم

ڈپازٹ جمع کرنے میں سست رفتاری کا اہم سبب غیر بینک مالی اداروں اور نجی کاروباری اداروں کے ڈپازٹس میں کمی تھی۔<sup>7</sup> جیسا کہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں غیر بینک میزانی قرض گیری میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر بینک مالی اداروں نے اپنی سرمایہ کاریوں کے جزدان کے ایک حصے کو بلند منافع کے حصول کی خاطر بینک ڈپازٹس سے حکومتی تسکات میں منتقل کر دیا تھا۔ اسی طرح بزنس ڈپازٹس کے معاملے میں بھی قرض گیری کی بڑھتی ہوئی لاگت اور مہنگائی کے دباؤ کے تسلسل نے کاروباری اداروں کو ترغیب دی کہ وہ نقد رقوم کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنے موجودہ فنڈز کو استعمال کریں۔ اس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ذاتی ڈپازٹس میں سال بسال بنیادوں پر معمولی نمودار کی گئی۔ موافق شرح سود کے باوجود بڑھتی ہوئی کئی معاشی بے یقینی اور مہنگائی کے دباؤ میں اضافے نے ممکنہ طور پر ان ڈپازٹس میں تیزی سے اضافے کو محدود کر دیا ہو گا۔

حکومتی قرض گیری

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بینکاری نظام سے حکومت کی میزانی قرض گیری گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بڑھ گئی (شکل 3.5)۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے جدولی بینکوں سے 309.8 ارب روپے کا

<sup>7</sup> غیر مالی بینک سیکٹور اکثر پر انہز کے ڈپازٹس میں بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمی آگئی، تاہم، ایسا بنیادی طور پر دسمبر 2022ء سے وفاقی حکومت کے اداروں کے طور پر کچھ غیر مالی بینک سیکٹور اکثر پر انہز کی دوبارہ درج بندی کی وجہ سے ہوا تھا۔

<sup>8</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے پاس موجود حکومتی ڈپازٹس میں 525.5 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی ہے، جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 476.9 ارب روپے تھی۔



زری پالیسی اور مہنگائی

جدول 3.2: نیلامی کا خلاصہ

ارب روپے

تبادلہ کردہ	پیشکش کردہ*	عرصیت	ہدف	
ٹریڈری بلز				
8,515.3	1,2901.2	8,857.7	3,500.0	سہ ماہی
422.5	2,307.5	1,727.8	3,725.0	ششماہی
839.2	2,996.1	274.5	3,575.0	12 ماہی
<b>9,776.9</b>	<b>18,204.8</b>	<b>10,860.0</b>	<b>10,800.0</b>	جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء
پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز				
معین شرح				
238.5	656.5	658.0	350.0	3 سال
689.8	1,497.8		350.0	5 سال
14.3	794.6	474.0	205.0	10 سال
0.0	5.7		60.0	15 سال
0.0	0.0		30.0	20 سال
0.0	0.0		30.0	30 سال
<b>942.6</b>	<b>2,954.5</b>	<b>1,132.0</b>	<b>1,025.0</b>	جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء
روان شرح				
846.9	1,341.5		405.0	2 سال - سہ ماہی
1,185.2	1,919.8		405.0	3 سال - سہ ماہی
1,232.3	1,821.6		325.0	5 سال - ششماہی
99.6	188.8		325.0	10 سال - ششماہی
<b>3,363.9</b>	<b>5,271.7</b>	<b>-</b>	<b>1,460.0</b>	جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء
اجارہ سکوک				
344.9	592.3		505.0	جی آئی ایس وی آر آر
19.9	83.7		195.0	جی آئی ایس وی آر آر
<b>364.8</b>	<b>676.0</b>	<b>-</b>	<b>700.0</b>	جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء

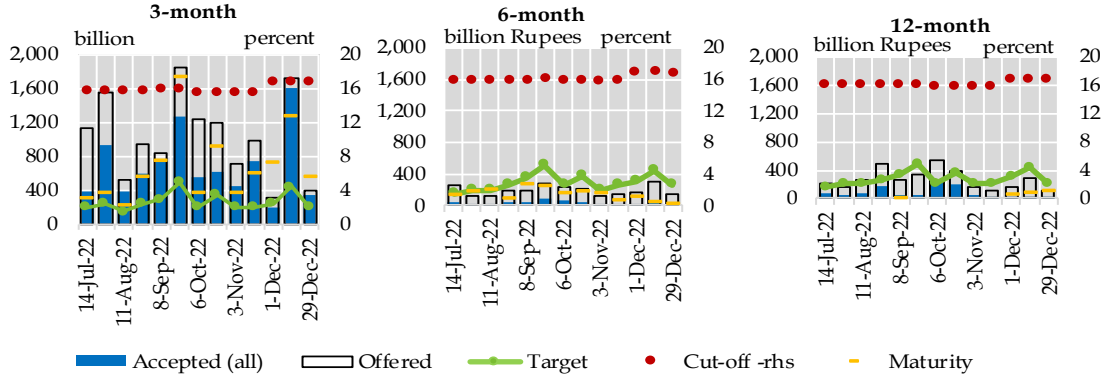
\* صرف مسابقتی بولیاں

اسٹیٹ بینک آف پاکستان

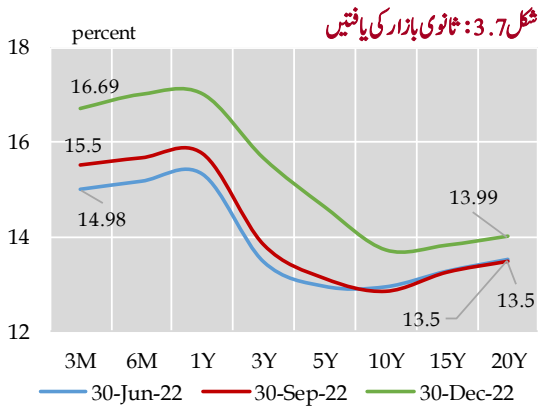
ایم ٹی بیز کے معاملے میں حکومت نے بلند ترین پیشگی نیلامی اہداف ششماہی ٹی بلز میں مختص کیے، جس کے بعد 12 ماہ کے تمسکات کی باری آتی ہے۔ اہداف کے برعکس مارکیٹ کی زیادہ دلچسپی سہ ماہی ٹی بلز میں سرمایہ کاری کرنے میں تھی:

تھے۔ نتیجتاً، حکومت نے اپنے قرضوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے رواں شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز اور اجارہ سکوک پر اخصار کیا (جدول 3.2)۔

شکل 3.6: ٹی بلز کی نیلامی کا خلاصہ: پہلی ششماہی، م س 23ء



Source: State Bank of Pakistan



Source: Financial Markets Association of Pakistan

بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے میں اس سے حکومت کی قرضوں کی ادائیگی کی لاگت بڑھ جائے گی۔

اس کے برعکس معین شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز کے معاملے میں مارکیٹ کی جانب سے بلند ترین شرح سود پر طویل مدتی بانڈز میں فنڈز مختص کرنے کو ترجیح دینے کے باوجود حکومت نے ہدف کے قریب پیشکشوں کو قبول کیا۔ مجموعی طور پر حکومت نے 1,025.0 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں معین کوپن پی آئی بیز میں 942.6 ارب روپے کی اجرائیاں کیں، اور قرض گیری کی بلند لاگت سے بچنے کے لیے تقریباً 68 فیصد پیشکشوں کو چھوڑ دیا، کیونکہ بازار نے خاصی بلند شرحوں پر رقوم کی پیشکشیں کی تھیں۔

سہ ماہی ٹی بلز کے لیے پیشکش تاہدف کا تناسب 3.7 گنا، جبکہ ششماہی اور 12 ماہی ٹی بلز کے لیے بالترتیب 0.6 گنا اور 0.8 گنا تھا۔ زری پالیسی کے مزید سخت ہونے کی توقعات میں مارکیٹ کی شرکت کا بھاری اثر نکاز سہ ماہی ٹی بلز میں دیکھا گیا۔

اس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے سہ ماہی ٹی بلز کو بھاری مقدار میں قبول کیا تاکہ وہ اپنی عرصیت مکمل کرنے والی رقم کے 96 فیصد کی اجرائے ثانی کر سکے (شکل 3.6)۔ تاہم بحیثیت مجموعی حکومت نے قلیل مدتی ایم ٹی بیز سے مقررہ ہدف کے مقابلے میں کچھ کم رقوم جمع کیں۔

طویل مدتی بانڈز میں رواں کوپن پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں مارکیٹ کی شرح سود مستحکم رہی، اور اس کی پیشکشیں بیٹنگی نیلامی کے ہدف کی رقم کے تقریباً چار گنا تک پہنچ گئیں۔ بڑھتی ہوئی شرح سود نے ان رواں بانڈز میں سرمایہ کاری کو زیادہ پرکشش اور محفوظ بنا دیا تھا کیونکہ وہ شرح سود کے چکر کے مطابق متغیر منافع فراہم کرتے ہیں تاکہ قیمتوں کے دوبارہ تعین کے خطرے کی بہتر پیش بندی کی جاسکے اور وسط تا طویل مدتی عرصیتوں میں رقوم مختص کی جاسکیں۔ اس پس منظر میں حکومت نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1,460.0 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں ایسے پی ایف ایل بانڈز کے ذریعے 3,363.9 ارب روپے جمع کیے۔ امکان ہے کہ اس کے ریاستی بانڈز کے واجب الادا اسٹاک کو متنوع بنانے اور قلیل مدتی مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایم ٹی بیز) پر اضافی انحصار سے پیدا ہونے والے اجرائے ثانی کے خطرے کو کم رکھنے پر موافق اثرات مرتب ہوں گے۔ تاہم،

## زری پالیسی اور مہنگائی

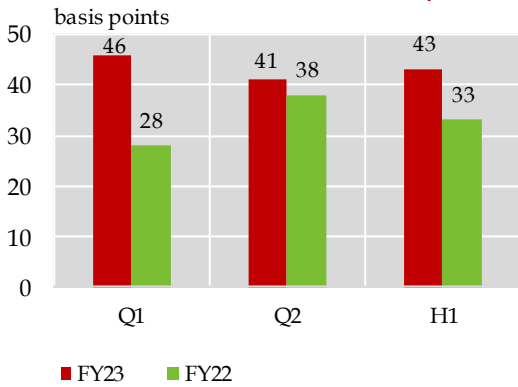
مدتی سرے پر 10 سالہ، 15 سالہ اور 20 سالہ بانڈز کی یافتوں میں بالترتیب 78 بی پی ایس، 55 بی پی ایس اور 49 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔

### بین الینک سیالیت

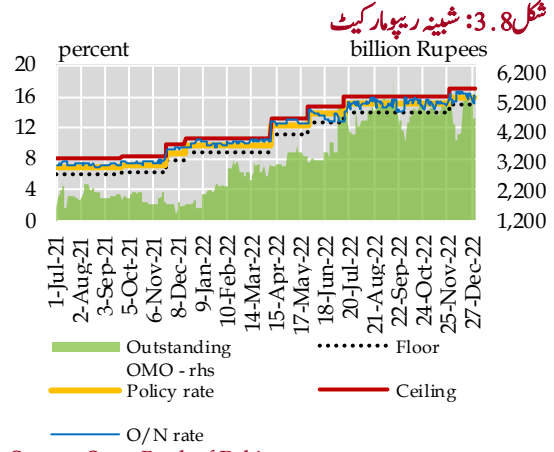
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بین الینک بازار میں سیالیت کے حالات قدرے سخت رہے۔ جدولی بینکوں سے حکومت کی میزانی قرض گیری میں بھاری اضافے سے بینکاری نظام میں سیالیت کی ضروریات میں اضافہ ہو گیا۔ ڈپازٹس جمع کرنے میں سست رفتاری کے سبب کمرشل بینک سیالیت کی بلند اضافی ضروریات کو پورا نہیں کر سکے۔

نظام میں ناکافی رقوم کی آمد سے پیدا ہونے والے دباؤ کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے اس مدت میں اپنے بازار زر کے سودوں کے ادخالات میں اضافہ کر دیا۔ اس کے نتیجے میں بازار زر کے اوسط واجب الادا سودے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 1,983.7 ارب روپے سے بڑھ کر 4,887.5 ارب روپے کی بلند سطح تک پہنچ گئے (شکل 3.8)۔ مزید برآں، بازار میں سیالیت کے ادخالات کو کم کرنے کی غرض سے جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران بازار زر کے بائیس طویل مدتی سودے کیے گئے، جن میں 60 دن، 63 دن، 70 دن، 73 دن اور 74 دن کی نیلامیاں شامل تھیں۔

### شکل 3.9: پالیسی ریٹ سے شہینہ نرخوں کا اوسط مطلق انحراف



Source: State Bank of Pakistan



Source: State Bank of Pakistan

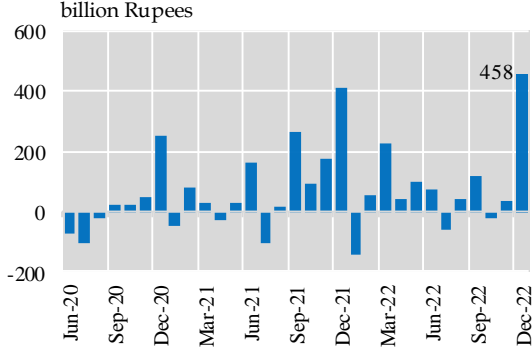
علاوہ ازیں، حکومت نے شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کے ذریعے قرضے جمع کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ روایتی بانڈز کے رجحانات کے مطابق مارکیٹ کی شرح سود کا چھکاؤ متغیر ریٹیل سکوک (جی آئی ایس۔ وی آر آر) میں سرمایہ کاری کی جانب رہا۔ اس کے مقابلے میں معین ریٹیل سکوک (جی آئی ایس۔ ایف آر آر) میں شرکت کمزور رہی۔ اسی طرح، حکومت نے جی آئی ایس وی آر میں مجموعی طور پر 354.9 ارب روپے مالیت کی بلند پیشکشوں کو قبول کیا (جدول 3.2)۔<sup>9</sup>

ثانوی بازار میں قلیل مدتی یافتیں طویل مدتی یافتوں سے تجاوز کر گئیں، جو قلیل مدت میں شرح سود میں کٹوتی کی زیادہ توقعات ظاہر کرتی ہیں۔ نتیجتاً، خط یافت کا جھکاؤ پچھلی جانب ہو گیا، اور طویل مدتی یافتیں اچانک گر گئیں (شکل 3.7)۔ مسلسل بلند مہنگائی، بیرونی شعبے کی کمزوریوں، عالمی کے ساتھ ساتھ ملکی معاشی بے یقینی اور حکومت کے لیے فنانسنگ کے محدود ذرائع کا نتیجہ ایک سالہ تمسکات کی یافتوں میں اضافے کی صورت میں نکلا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 بی پی ایس اضافے کے جواب میں سہ ماہی یافتیں بڑھ کر 171 بی پی ایس تک پہنچ گئیں، جبکہ ششماہی یافتوں میں 184 بی پی ایس کا اضافہ ہو گیا۔ تاہم، یافت کے طویل

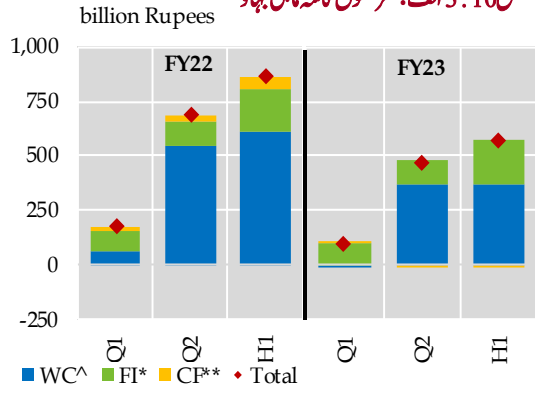
<sup>9</sup> اپنے قرضوں کے ذخیرے کو متنوع بنانے کی حکومتی کوششوں کے مطابق ملکی قرضوں میں اجارہ سکوک کا حصہ دسمبر 2021ء کے 5.3 فیصد سے بڑھ کر دسمبر 2022ء میں 8.1 فیصد ہو گیا۔

**شکل 3.10 ب: نجی شعبے کو قرضے (ماہانہ بہاؤ)**



Source: State Bank of Pakistan

**شکل 3.10 الف: قرضوں کا سہ ماہی بہاؤ**



^Working capital, \*Fixed investment, \*\*Constr. fin.

Source: State Bank of Pakistan

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے شریعت سے ہم آہنگ مضاربہ پر مبنی بازار زر کے سودوں کا انعقاد کیا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں منعقد ہونے والے ہفتہ وار بازار زر کے سودوں کی نیلامیوں کا اوسط واجب الادا اسٹاک 490.8 ارب روپے تھا۔ ان ادخالات سے اسلامی بینکاری اداروں کو اپنی سیالیت کا موثر انتظام کرنے میں مدد ملی۔ فی الوقت، اس طریقہ کار کے تحت صرف اسلامی بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ مرکزی بینک سے بازار زر کے سودوں کے ادخالات یا سیلنگ کی سہولت کے ذریعے قرض حاصل کریں، جبکہ بازار زر کے سودوں کے انخذا ب اور فلور کی سہولت مارکیٹ کو دستیاب نہیں ہے۔

سہ ماہی بنیادوں پر مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں مالی سیالیت کی صورت حال سخت ہو گئی۔ قرضوں کے لیے نجی شعبے کی طلب میں اضافے کے ساتھ مرکزی بینک سے قرض گیری کی عدم موجودگی میں جدولی بینکوں پر حکومت کے زیادہ انحصار سے پیدا ہونے والے دباؤ نے سیالیت کے حالات کو متاثر کیا۔ تاہم، فنڈز کی رسد کے حوالے سے مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں جدولی بینکوں کے ڈپازٹس میں کمی دیکھی گئی جس نے بین البینک سیالیت کو متاثر کیا اور اس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں بازار زر کے سودوں کا اوسط واجب الادا اسٹاک بڑھ کر 4,935.9 ارب روپے تک پہنچ گیا جو پچھلی سہ ماہی میں 4,839.1 اسٹاک تھا (شکل 3.8)۔

**3.3 نجی شعبے کا قرضہ**

گذشتہ برس کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں دیکھے گئے اضافے کی رفتار مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو گئی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں میں نمو تقریباً نصف ہو کر 8.3 فیصد پر آ گئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 15.1 فیصد تھی۔<sup>10</sup> یہ سست رفتاری زیادہ تر جاری سرمائے کے قرضوں میں دیکھی گئی، جبکہ معین سرمایہ کاری قرضوں میں معمولی اضافہ درج کیا گیا (شکل 3.10 الف)۔ بحیثیت مجموعی، نجی قرضوں کے کاروباری اداروں کو قرضوں میں پیشتر نمود ستمبر 2022ء میں ہوئی (شکل 3.10 ب)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شبینہ بازار زر میں تغیر پذیری کی علامات بلند تھیں۔ زیر جائزہ مدت کے دوران پالیسی ریٹ سے شبینہ نرخوں کا اوسط مطلق انحراف بڑھ کر 43 پی پی ایس تک پہنچ گیا جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 33 پی پی ایس تھا (شکل 3.9)۔ مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر مارکیٹ میں شرح سود بڑھنے کی مخفی توقعات، حکومت کی قرض گیری کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے ساتھ نجی شعبے کے قرضوں کی وسیع تر طلب کا نتیجہ شبینہ قرض گاری کی شرحوں میں بلند تغیر پذیری کی صورت میں نکلا۔

<sup>10</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کو قرضے کی شرح کم ہو کر 4.3 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال 13.7 فیصد تھی۔

## زری پالیسی اور مہنگائی

### جدول 3.3: ہم معاشی سرگرمی کے حالات میں قرضوں کی سست نمو

ارب روپے		
جولائی - دسمبر		
م س 22ء	م س 23ء	
		<b>پیداواری لاگت</b>
-9.5	-10.7	شرح مبادلہ (پاکستانی روپیہ / امریکی ڈالر)
31.4	32.1	بجلی کے ٹیرف
70.5	26.3	ملکی ایدھن کی قیمتیں
28.3	9.9	تعمیراتی خام مال کے اجزا
		<b>معاشی سرگرمی</b>
-3.7	7.7	بڑے پیمانے کی ایشیاسازی
-8.3	9.0	بجلی (جولائی تا نومبر)
0.4	19.9	برآمدی حجم کا اشاریہ (جولائی تا ستمبر)
-34.8	8.6	گاڑیوں کی فروخت
-19.2	12.1	پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت
-16.9	1.9	سینٹ کی ترسیلات
4.5	40.2	سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام
-11.1	11.4	<b>ترسیلات زر</b>

\* آخر مدت شرح مبادلہ، مارک ٹومارکیت بنیادوں پر۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان، وزارت خزانہ، پاکستان دفتر شماریات، پی اے ایم اے، عالمی بینک۔

میں بگاڑ کے سبب بین الاقوامی قرضہ جاتی ریٹنگ ایجنسیوں نے پاکستان کی قرضہ جاتی ریٹنگ کم کر دی، جس سے درآمدات میں مزید رکاوٹ پیدا ہو گئی، کیونکہ بیرونی بینکوں نے مقامی بینکوں کے لیٹر آف کریڈٹس (ایل / سیز) کی توثیق میں احتیاط برتنی شروع کر دی تھی۔<sup>14</sup> خام مال اور اشیائے سرمایہ کی درآمدات میں کمی سے مینوفیکچرنگ سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی ہوئی اور اس طرح قرضوں کے استعمال میں کمی آگئی۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران متعدد عوامل نے نجی شعبے کے قرضوں کی محرکات کو ڈھالنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، معاشی سرگرمی کی رفتار میں پالیسی پر مبنی اعتدال نے صنعتوں کے لیے قرضے کی طلب کو کم کر دیا۔ خصوصاً اسٹیٹ بینک نے مالی سال 22ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 675 بی پی ایس اضافے کے تسلسل میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ میں مزید 225 بی پی ایس اضافہ کر دیا۔ مزید برآں، زری پالیسی کی تریسی میکانیت کو مضبوط بنانے کے لیے مرکزی بینک نے ای ایف ایس اور ایف ایف کی شرحوں کو بھی پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا۔<sup>11</sup> مالیاتی لحاظ سے حکومت نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں خاصی کمی کر دی، جس کے نتیجے میں تعمیراتی صنعت میں قرضوں کے استعمال میں اضافے کی حوصلہ شکنی ہوئی۔ طلب میں کمی لانے کے جاری اقدامات کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران معاشی سرگرمی کی رفتار نمایاں طور پر سست ہو گئی، جس کی عکاسی بڑے پیمانے کی ایشیاسازی (ایل ایس ایم) کی پیداوار میں کمی سے ہوتی ہے۔

دوسرا، پالیسی پر مبنی کمی کے علاوہ ملکی طلب کو ایک اور دھچکا سال کے آغاز پر شدید سیلاب کے نتیجے میں قحط سے لگا، جس سے انسانی جانوں، روزگار اور انفراسٹرکچر کو خاصا نقصان پہنچا۔ لہذا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات، سینٹ اور گاڑیوں سمیت بلند تعدد کے حامل طلب کے تمام اہم اظہاروں میں دوہندسی کمی درج کی گئی (جدول 3.3)۔

تیسرا، بیرونی قرضوں کی قلت کے بعد اسٹیٹ بینک اور حکومت نے درآمدات کو محدود کرنے کے لیے کچھ اقدامات کیے۔<sup>12</sup> مزید برآں، جون 2022ء اور اگست 2022ء میں حکومت نے کچھ لگژری اور غیر ضروری اجزا کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیویڈنڈز عائد کیں / عائد کیں۔<sup>13</sup> مزید برآں، ملک میں بیرونی سیالیت کی صورت حال

<sup>11</sup> اسٹیٹ بینک نے برآمدی فننس اسکیم (مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 3 فیصد سے) اور طویل مدتی فنانسنگ سہولت (مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 3 فیصد سے) کی شرحوں کو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھا کر 10 فیصد سے زائد کر دیا۔ ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی، 2022ء کے سرکلر نمبر 6، 7، 11 اور 13، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

<sup>12</sup> ماخذ: 2022ء کا ای پی ڈی سرکلر نمبر 09 اور 11؛ اور پی پی آر ڈی کا 2022ء کا سرکلر نمبر 09 اور 25۔

<sup>13</sup> ماخذ: ایف بی آر ایس آر او 966 (1) / 2022ء، بتاریخ 30 جون 2022ء؛ اور ایس آر او (D) 1571 / 2022ء، بتاریخ 22 اگست 2022ء۔

<sup>14</sup> موڈیز نے جون 2022ء میں پاکستان کے متعلق اپنے امکانات کو مستحکم سے منفی کر دیا، اور اکتوبر 2022ء میں بیرونی بیوروں کو لاحق خطرات اور تباہ کن سیلاب کے نتیجے میں قرضوں کی پائیداری کے زیادہ خطرات کا حوالہ دیتے ہوئے ملک کی درجہ بندی میں مزید کمی کر کے اسے بی 3 سے Caa1 کر دیا۔ جون 2022ء۔ ماخذ: موڈیز۔

پائی جانے والی بے یقینی اور زرمبادلہ کی کمی کے سبب درآمدات پر پابندیاں ناسازگار معاشی ماحول کی عکاس تھیں، جو مجموعی کاروباری اعتماد کو کم کرنے کا باعث بنیں۔ اسٹیٹ بینک کے سروے کی جانچ کے مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ایک سال پہلے کے مقابلے میں مجموعی کاروباری اعتماد خاصاً کم ہو گیا (شکل 3.11)۔ کاروباری احساسات میں بگاڑ کے نتیجے میں مختلف صنعتوں نے اپنے مینوفیکچرنگ آپریشنز کو جزوی طور پر بند کر دیا، جس کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پیداواری گنجائش کے استعمال میں قابل ذکر کمی سے ہوتی ہے (شکل 3.12)۔

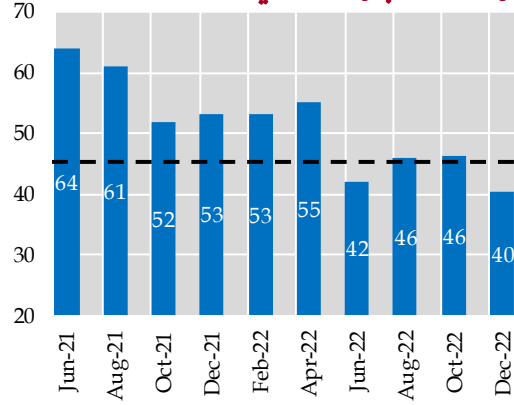
### ست معاشی سرگرمی نے جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب میں کمی کر دی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں جاری سرمائے کے قرضوں میں 370.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 607.7 ارب روپے تھے (جدول 3.4)۔ غیر تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اضافے میں سے تقریباً 80 فیصد دسمبر 2022ء میں ہوا (شکل 3.10)۔ اسے جزوی طور پر چاول کی پروسیسنگ اور چینی کے کاروباری اداروں کے موسمی قرضوں سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً، چینی کی فرموں نے گذشتہ برس کے مقابلے میں گنے کی کچل کاری کے موسم کی شروعات میں تاخیر کے سبب دسمبر 2022ء میں بینکوں سے قرضے لیے۔<sup>15</sup> مزید برآں، کھاد کے شعبے نے کھاد کی درآمدات کی فنانشنگ کے لیے زیادہ قرضے حاصل کیے، جس کی عکاسی دسمبر 2022ء میں کھاد کی درآمدی مقدار میں پانچ گنا اضافے سے ہوتی ہے۔

### کمزور بیرونی طلب کے ساتھ درآمدی پابندیاں ٹیکسٹائل کے قرضوں میں کمی کا باعث بنیں

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں اگرچہ مجموعی قرض گیری میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی بالادستی قائم رہی لیکن اس شعبے میں قرضوں کا استعمال 137.3 ارب روپے کی قدر سے کم سطح پر رہا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 260.1 ارب روپے رہا تھا۔ اس کمی میں تین اہم عوامل نے کردار ادا کیا۔ پہلا، مہنگائی کے دباؤ کے حالات میں

### شکل 3.11: کاروباری اعتماد کا اشاریہ

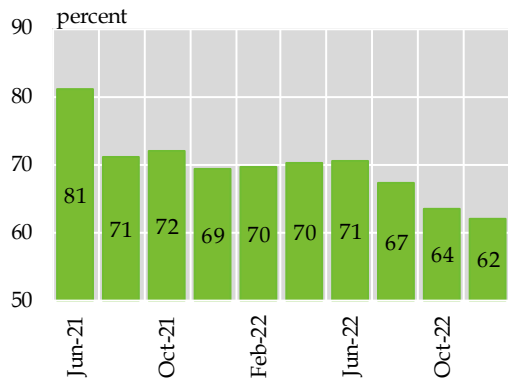


Source: State Bank of Pakistan

چوتھا، عالمی معاشی ست رفتاری نے برآمدی شعبوں میں مینوفیکچرنگ کی سرگرمیوں پر خاصا اثر ڈالا۔ خصوصاً، ملبوسات کے علاوہ ٹیکسٹائل مصنوعات کے تقریباً تمام شعبوں کی برآمدات میں گذشتہ برس کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی، جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تمام شعبوں کے قرضوں میں نمایاں ست رفتاری کی عکاس تھی۔ آخر میں، خام مال کے اجزا (خصوصاً پام آئل اور خام لوہا) کی بین الاقوامی قیمتوں میں کچھ کمی نے مینوفیکچرنگ اداروں کی خوردنی تیل اور خام لوہے اور فولاد کے لیے قرضوں کی ضروریات کو کم کر دیا تھا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بحیثیت مجموعی پیداواری لاگت میں اضافے، معاشی سرگرمی میں سیلاب پر مبنی تھقل، آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے متعلق

### شکل 3.12: صنعت کی جانب سے پیداواری استعداد کا حالیہ استعمال



Source: Business Confidence Survey, State Bank of Pakistan

<sup>15</sup> جولائی تا نومبر مالی سال 23ء کے دوران 123.4 ارب روپے کے جاری سرمائے کے قرضوں کی مستقل واپسی کے بعد چینی بنانے کے کاروبار نے دسمبر 2022ء میں 63.7 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے۔

معین سرمایہ کاری		جاری سرمایہ **		مجموعی قرضے *		
م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	
205.4	199.8	370.1	607.7	574.5	860.2	نجی شعبے کے کاروباری ادارے
161.1	136.3	343.2	527.4	503.1	670.9	ایشیا سازی
51.8	63.3	137.3	260.1	188.2	326.5	ٹیکسٹائل
-0.1	2.9	68.0	67.4	67.9	70.5	چاول کی پروسیسنگ
8.1	11.5	45.7	-5.6	53.7	5.9	کھاد
5.4	1.5	37.2	34.4	42.6	35.9	ریٹائنڈ پیٹرولیم
22.3	1.6	23.6	10.0	45.8	11.6	سیمنٹ، چونا اور پلاسٹر
5.4	7.0	23.4	15.1	28.8	22.5	ملبوسات
0.6	6.6	13.8	6.9	14.4	13.5	موٹر گاڑیاں
11.3	7.2	9.5	17.6	20.8	24.8	کانڈ اور کانڈی مصنوعات
1.9	-1.4	9.2	-2.1	10.8	-3.2	بنیادی دواسازی کی مصنوعات
13.8	3.7	8.9	12.2	22.8	16.0	بنیادی کیمیکلز
7.5	-0.5	6.3	23.1	14.7	22.5	برقی ساز سامان
3.3	8.2	4.2	49.6	7.4	57.8	خام لوہا اور فولاد
0.6	1.7	2.6	15.4	3.2	17.4	نباتی اور حیوانی تیل اور چربی
-4.9	-0.6	-59.7	-45.3	-64.6	-45.9	چینی
13.9	5.6	9.7	23.9	23.5	30.6	زرعت، جنگل بانی اور ماہی گیری
1.6	-3.6	7.5	0.3	11.0	31.1	تعمیرات
-2.3	1.2	3.5	-2.0	1.2	-0.9	کان کنی اور کوہ کنی
31.6	34.0	3.4	-13.2	35.0	20.8	ٹیلی مواصلات
2.6	19.9	0.2	7.6	2.7	27.4	بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم
0.3	-0.5	0.2	1.0	0.6	3.8	ریٹیل اسٹینٹ سرگرمیاں
-3.7	2.2	-2.2	8.6	-5.9	11.4	مال برداری اور اسٹوریج
-4.6	1.2	-2.8	46.9	-7.4	49.3	تھوک اور خرید و تجارت

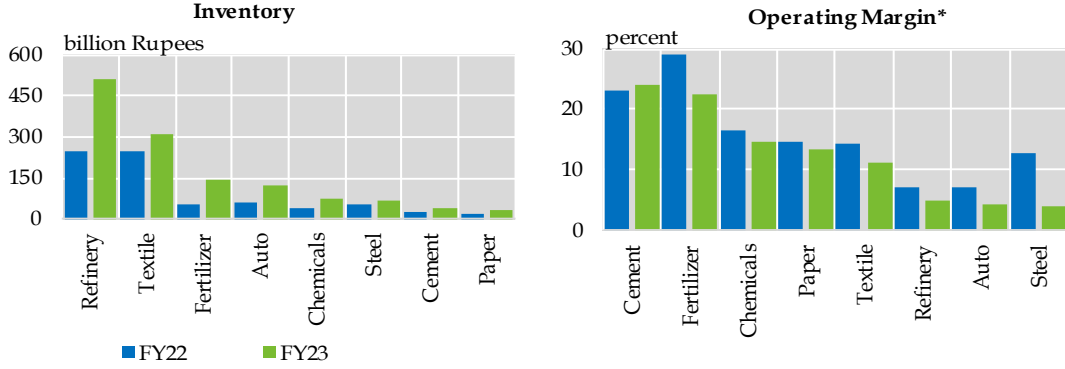
\* مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مجموعی قرضوں میں تعمیراتی قرضوں کی مد میں خالص قرض گیری 52.7 ارب روپے اور خالص واپسی 1.0 ارب روپے رہی۔ نجی شعبے کے کاروبار میں بین شعبہ جاتی رد و بدل کے سبب جون 2020ء سے قرضوں کے ڈیٹا پر نظر ثانی کی گئی ہے (دیکھیے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 28 برائے 2020ء)۔ چونکہ معین سرمایہ کاری قرضوں میں تعمیراتی قرضوں کو شامل نہیں کیا جاتا، اس لیے اس جدول میں شامل مجموعی قرضے ممکنہ طور پر جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضوں کی مجموعی رقم کے مساوی نہیں ہو سکتے۔ \*\* جاری سرمائے میں تجارتی قرضے شامل ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

عالمی معاشی سست رفتاری اور بڑھتے ہوئے مصارفِ زندگی نے بھی پاکستان کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی طلب کو متاثر کیا، جس کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی (باب 5)۔ دوسرا، موسم گرما کے شدید سیلاب نے فصلوں کو شدید نقصان پہنچایا۔



3.13: نجی شعبے کے اہم کاروباری اداروں کے منتخب مالی اظہاریے (جولائی تا ستمبر)



\*Operating margin = operating profit/sales

Source: SBP - Quarterly financial statement analysis of selected non-financial listed companies, SBP staff calculation

**بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کے ساتھ مالی حالات میں بگاڑنے کے کچھ شعبوں میں قرضوں کی ضروریات کو بڑھا دیا**

معاشی حالات میں بگاڑنے مختلف کاروباری اداروں کی مالی پوزیشن کو نقصان پہنچایا۔ کمزور ہوتی ہوئی ملکی طلب، کھاد، صاف شدہ پیٹرولیم اور گاڑیوں کے اسٹاک میں اضافہ جاری رہا، جس سے ان کی نقد رقوم کے بہاؤ کی پوزیشن کمزور ہو گئی۔ کمزور فروخت کے ساتھ بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت نے ان شعبوں کے منافع میں کمی کر دی (شکل 3.13)۔ لہذا، بگڑتے ہوئے مالی اظہاریوں نے ان کاروباری اداروں کو اپنی جاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں سے قرض لینے پر مجبور کر دیا۔

حکومت کی مالی مشکلات، طلب کم کرنے کی پالیسیوں کے اثرات، تعمیراتی خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت، کمزور حقیقی آمدنیوں اور شدید سیلاب سمیت متعدد مسائل مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں تعمیراتی سرگرمیوں میں کمی کا باعث بنے (شکل 3.14)۔ لہذا، مالی سال 23ء کی پہلی

ابتدائی تخمینوں کے مطابق مالی سال 23ء میں خصوصاً کپاس کی پیداوار میں 24.7 فیصد کمی آئی، جس نے ٹیکسٹائل صنعت کے لیے ملکی کپاس کی دستیابی کو محدود کر دیا۔<sup>16</sup>،<sup>17</sup> کمزور عالمی طلب اور ملکی کپاس کی کم دستیابی کے نتیجے میں ٹیکسٹائل کے شعبے نے مینوفیکچرنگ پوائنٹس کو جزوی طور پر بند کر دیا۔<sup>18</sup> لہذا، کپاس کی ملکی قیمتوں میں 23.2 فیصد سال بسال اضافے کے باوجود مالی سال 23ء میں اس شعبے کی جاری سرمائے کی ضروریات گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہیں۔<sup>19</sup> آخر میں، زری پالیسی کی تسلیی میکینٹ میں مزید بہتری لانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے ایکسپورٹ فنانس اسکیم (ای ایف ایس) کی شرحوں کو پالیسی ریٹ سے منسلک کر تے ہوئے ای ایف ایس کی شرح مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 3 فیصد سے بڑھا کر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 10 فیصد سے زائد کر دی۔ نتیجتاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ای ایف ایس کے تحت ٹیکسٹائل کے کاروباری اداروں نے 10.4 ارب روپے کے قرضے واپس کیے، جبکہ گذشتہ برس 43.8 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے گئے تھے۔<sup>20</sup>

<sup>16</sup> ماخذ (کپاس کی پیداوار کا ڈیٹا): وفاقی کیمپنی برائے زراعت۔

<sup>17</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ میں 13.1 فیصد سالانہ کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شریات۔

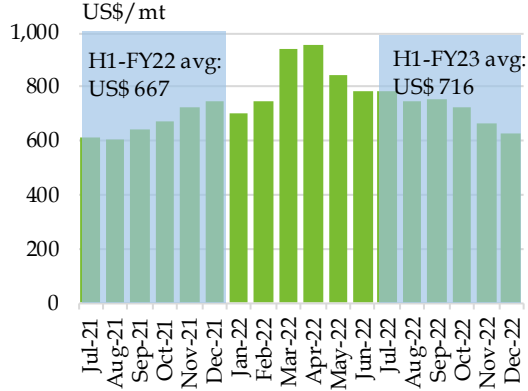
<sup>18</sup> تقصیلات کے لیے، 31 دسمبر 2022ء کو ختم ہونے والی مدت کے لیے انٹرویو لپ لینڈ کی ششماہی رپورٹ دیکھیں۔

<sup>19</sup> ماخذ: کراچی کاؤن ایسوسی ایشن۔

<sup>20</sup> ای ایف ایس پر مارک اپ اپریل 2022 (5.5 فیصد)، مئی 2022 (7.5 فیصد)، جولائی 2022 (10.0 فیصد)، نومبر 2022 (11.0 فیصد) اور دسمبر 2022 (13.0 فیصد) میں بڑھا گیا۔ ماخذ: آئی ایچ اینڈ

ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 11، 7، 6 اور 13 آف 2022، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

شکل 3.15: ڈی اے پی کی بین الاقوامی قیمتیں

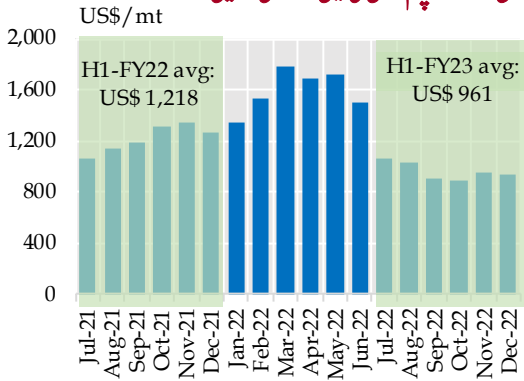


Source: World Bank

پاکستانی روپے کی قدر میں کمی نے اس مدت میں کھاد کی مینوفیکچرنگ میں 2.0 فیصد کمی کے باوجود فرموں کی قلیل مدتی قرضوں کی ضروریات کو بڑھا دیا (شکل 3.15)۔

صاف پیٹرولیم مصنوعات کے لحاظ سے بین الاقوامی منڈی میں تیل کی بلند قیمتوں کے ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی نے پیٹرولیم ریفائنریوں کے قرضوں کو

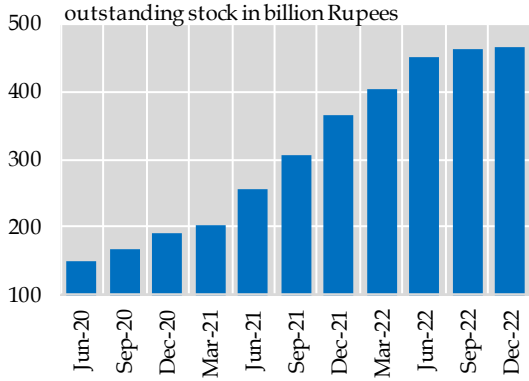
شکل 3.16: پام آئل کی بین الاقوامی قیمتیں



Source: World Bank

<sup>21</sup> مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں سینٹ کے شعبے کے ذخائر میں تقریباً 69 فیصد سالانہ اضافہ ہوا۔  
<sup>22</sup> مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران عالمی مارکیٹ میں کونسل کی قیمتوں میں سالانہ 103.6 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ ماخذ: آئی ایم ایف۔  
<sup>23</sup> مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد کے شعبے کے آپریٹنگ منافع میں تقریباً 29 فیصد سال بسال کی واقع ہوئی۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان، ستمبر 2022ء کے لیے غیر مالی فہرستی کمپنیوں کے مالی گوشواروں کا تجزیہ۔

شکل 3.18: مکاناتی اور تعمیراتی قرضے



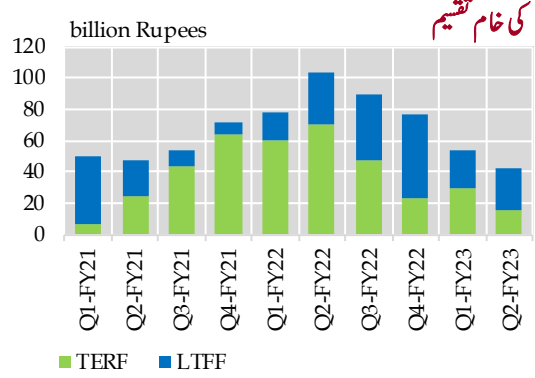
Source: State Bank of Pakistan

سکا۔ مجموعی بنیادوں پر چینی کے شعبے نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 59.7 ارب روپے کے قرضے واپس کیے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 45.3 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔

### کمزور طلب اور گرتی ہوئی پیداوار لوہے اور فولاد، بنیادی کیمیکلز اور کانڈو کاغذی مصنوعات کے قرضوں میں کمی کا باعث بنی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں لوہے اور فولاد کی فرموں کی جانب سے جاری سرمائے کی قرض گیری میں صرف 4.2 ارب روپے کا اضافہ ہو سکا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 49.6 ارب روپے تک بڑھے تھے۔ تعمیراتی سرگرمی میں مجموعی سست رفتاری کے سبب لوہے اور فولاد سمیت تعمیرات سے منسلک شعبوں کی طلب سکڑ گئی۔ یہ صورت حال مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں 4.5 فیصد کے معمولی اضافے سے ہم آہنگ ہے، جبکہ گذشتہ برس اس کی نمو 40.2 فیصد رہی تھی۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں درآمدی پابندیوں کے نتیجے میں خام مال کی دستیابی متاثر ہونے سے فولاد سازی کی حوصلہ شکنی ہوئی،<sup>25</sup> جس کی عکاسی اس شعبے میں جاری سرمائے کے قرضوں کی کمزور طلب سے ہوتی ہے۔ مزید برآں، بین الاقوامی منڈی میں بنیادی دھاتوں کی

شکل 3.17: ایل ٹی ایف اور ٹی ایف آر ایف کے تحت قرضوں



Source: State Bank of Pakistan

بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مزید برآں، کم طلب، ایندھن کی قیمتوں میں اضافے اور مجموعی معاشی سست رفتاری کے نتیجے میں اس شعبے کے ذخائر بڑھ گئے۔<sup>24</sup> نتیجتاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں اس شعبے نے 37.2 ارب روپے کے قرضے لیے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں لیے گئے 34.4 ارب روپے کے قرضوں کی نسبت تھوڑا سا زیادہ ہیں۔

### چینی اور چاول کی پروسیسنگ فرمیں موسمی رجحان پر عمل پیرا ہیں

چاول کی پروسیسنگ کرنے والی فرموں کی قرض گیری تقریباً گذشتہ برس کی سطح پر رہی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں قرض گیری کو چاول کی بلند پیداوار اور برآمدات سے منسوب کیا گیا، جبکہ چاول کی پیداوار اور برآمدات کی مقدار میں سال بسال بنیادوں پر بالترتیب 12.3 فیصد اور 23.0 فیصد کمی درج کی گئی۔ کم پیداوار نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں چاول کے تھوک اشاریہ قیمت میں 27.7 فیصد سال بسال اضافہ کر دیا، جس کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران چاول کے پروسیسنگ کے قرضوں کی ضروریات بڑھ گئیں۔

مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں چینی کے شعبے کی جانب سے قرضوں کی موسمی واپسی کے بعد اس شعبے نے اگلی سہ ماہی میں بینک سے قرضے حاصل کیے۔ تاہم، دوسری سہ ماہی میں استعمال پچھلی سہ ماہی میں قرضوں کی واپسی کی تلافی نہیں کر

<sup>24</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 19.2 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔

<sup>25</sup> فولاد سازی کے شعبے میں سال بسال بنیادوں پر 2.1 فیصد کمی آئی، جب کہ اس مدت میں لوہے اور فولادی مصنوعات کی درآمدی مقدار میں 40.3 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔

## زری پالیسی اور مہنگائی

مالیت میں قابل ذکر کمی پر منتج ہوئی، جو اس شعبے میں قرضوں کے کمزور استعمال کا اہم سبب تھی (شکل 3.16)۔

### معین سرمایہ کاری قرضے مستحکم رہے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں معین سرمایہ کاری قرضوں کی مد میں 205.4 ارب روپے کے قرضے لیے گئے، جو گذشتہ برس کے 199.8 ارب روپے کے استعمال سے کچھ بلند ہے۔ یہ اضافہ اسٹیٹ بینک کی رعایتی قرضہ اسکیموں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف) کے تحت قرضوں کی تقسیم میں سست رفتاری کے باوجود دیکھا گیا، کیونکہ گذشتہ برس کے مقابلے میں مذکورہ اسکیموں کے قرضے نصف سطح پر آگئے (شکل 3.17)۔ قرضوں کی تقسیم میں کمی کی وضاحت دو عوامل سے ہوتی ہے۔ پہلا، اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت کو بڑھانے کے لیے ایل ٹی ایف ایف کے نرخوں کو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کی 5 فیصد سطح سے بڑھا کر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 10 فیصد سے زائد کر دیا۔<sup>27</sup> دوسرا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹی ای آر ایف کے تحت قرضوں کی تقسیم گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کم رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسکیم کی مدت مارچ 2021ء میں مکمل ہو گئی تھی، جس کے بعد قرضوں کی نئی حدود دستیاب نہیں تھیں۔ منظور شدہ مجموعی رقم میں سے بیشتر قرضے آخر جون 2022ء تک دیے جا چکے تھے۔<sup>28</sup>

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پیداواری گنجائش میں توسیع کے علاوہ کیمیکلز، کھاد، سینٹ، کاغذ اور کاغذی مصنوعات کے شعبوں نے اپنی خراب ہوتی مالی صورت حال کے باعث بیلنس شیٹ کی ری پرو فائٹنگ کے لیے طویل مدتی قرضے حاصل کیے۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی دھاتوں کے شعبے نے 13.8 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 3.7 ارب روپے کا قرضہ لیا تھا۔ اس اضافے کی وضاحت مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں ایک بڑے کیمیکل مینوفیکچرر کی جانب سے پیداواری گنجائش میں توسیع کے علاوہ بیلنس شیٹ

## جدول 3.5: صارفی قرضے

بہاوارب روپے میں

پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	مجموعی قرضے
م 23ء	م 22ء	
-2.6	104.8	ہاؤس بلڈنگ
14.2	40.2	کرڈٹ کارڈز
13.8	10.1	ذاتی قرضے
0.2	7.3	پائیدار صارفی اشیا
-0.5	1.7	گازپوں کے قرضے
-30.4	45.5	

ماخذ: بینک دولت پاکستان

قیمتوں میں کمی نے بھی لوہے اور فولاد کے شعبے کی قرضوں کی ضروریات کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔<sup>26</sup>

لوہے اور فولاد کے علاوہ کاغذ اور کاغذی مصنوعات اور بنیادی دھاتی کیمیکلز کے شعبوں کی طلب بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔ اس کا بنیادی سبب مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کاغذ و کاغذی مصنوعات اور کیمیکلز کی پیداوار میں 2.8 فیصد اور 1.1 فیصد سال بسال کمی تھی، جو ان شعبوں میں قرضوں کی ضروریات میں کمی کا باعث بنی۔

## نام مال کی قیمتوں میں کچھ کمی کے سبب خوردنی تیل کے شعبے میں قرضوں کی ضروریات میں کمی آئی

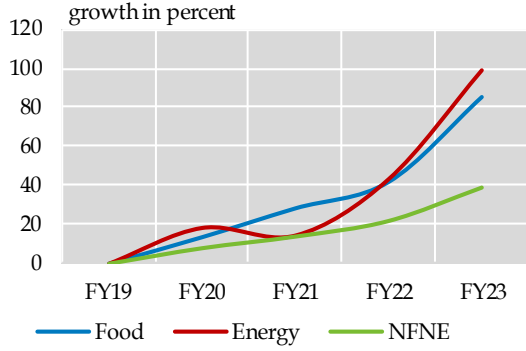
جاری سرمائے کے قرضوں کو متاثر کرنے والا ایک اور اہم عامل خوردنی تیل کی مینوفیکچرنگ کے کاروبار کی جانب سے قرضوں کے استعمال میں کمی تھی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں خوردنی تیل کے شعبے کی قرض گیری گر کر 2.6 ارب روپے پر آگئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 15.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ بین الاقوامی منڈی میں خوردنی تیل کی قیمتوں میں کمی اس کی درآمدات کی اکائی

<sup>26</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بین الاقوامی مارکیٹ میں بنیادی دھاتوں کی قیمتوں میں 26.5 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: عالمی بینک۔

<sup>27</sup> ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کا سرکل نمبر 6، 7، 11 اور 13 برائے 2022ء، بینک دولت پاکستان۔

<sup>28</sup> عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت 436 ارب روپے کی کل منظور شدہ رقم میں سے 383 ارب روپے (تقریباً 88 فیصد) دسمبر 2022ء کے آخر تک تقسیم کر دیے گئے۔

شکل 20.3: پہلی ششماہی میں مہنگائی کے رجحانات (شہری)



\*FY19 is taken as base year.

Source: Pakistan Bureau of Statistics

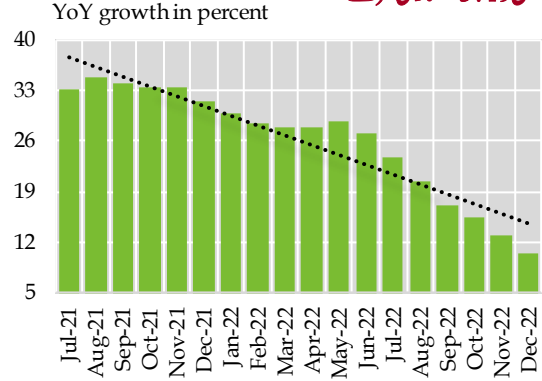
ایندھن پر انحصار کم کر کے لاگت کو گھٹانے کے لیے خیبر پختونخوا اور صوبہ سندھ میں شمسی توانائی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کے لیے قرضہ لیا۔

غیر مینوفیکچرنگ اداروں میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیلی مواصلات کے شعبے کی بالادستی قائم رہی، اور اس نے 31.6 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے جبکہ گذشتہ برس 34.0 ارب روپے کے قرضے لیے تھے۔ یہ اضافہ سٹریٹجک فنڈنگ سہولت کو ظاہر کرتا ہے، جسے ایک بڑی ٹیلی کام فرم نے زیر جائزہ مدت میں اپنی مکمل ملکیت والے ذیلی ادارے میں ایکویٹی کا ادخال کرنے کے مقصد سے حاصل کیا تھا۔

تعمیراتی سرگرمیوں میں سست رفتاری کے حالات میں تعمیراتی شعبے میں قرضوں کی خالص واہمی

حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے متعارف کرائے گئے معاون اقدامات کے سبب مالی سال 22ء کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی کی رفتار مالی سال 23ء

شکل 19.3: صارتی قرضے



Source: State Bank of Pakistan

کی ری پروفائٹنگ کے لیے قرض گیری کی بلند سطح سے ہوتی ہے۔ دوسری جانب، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کاغذ کے شعبے نے 11.3 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ گذشتہ برس 7.2 ارب روپے کی قرض گیری ہوئی تھی۔ اس کا سبب یہ تھا کہ کاغذی بورڈ کی مینوفیکچرنگ سے وابستہ کمپنیوں نے پیداواری گنجائش میں توسیع، کاغذ اور بورڈ کی مشینری کی اپ گریڈیشن اور اپنے قرضوں کی ری شیڈولنگ کے لیے بینکوں سے قرضے حاصل کیے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مینوفیکچرنگ کے شعبے میں ٹیکسٹائل کمپنیوں کی بالادستی قائم رہی جنہوں نے 51.8 ارب روپے کے قرضے لیے، جبکہ گذشتہ برس 63.3 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے گئے تھے۔ ٹیکسٹائل کمپنیوں نے اپنے قرضوں کی ری شیڈولنگ کے علاوہ پیداواری گنجائش بڑھانے کے لیے قرضہ لیا۔

ٹیکسٹائل کے بعد معین سرمایہ کاری قرضوں کا دوسرا سب سے بڑا استعمال کنندہ سینٹ کا شعبہ تھا، کیونکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس شعبے کے قرضوں میں 22.3 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس یہ 1.6 ارب روپے تک بڑھے تھے۔ سارا اضافہ مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں مرتکز تھا، کیونکہ سینٹ بنانے والی ایک اہم فہرستی کمپنی نے اپنی پیداواری گنجائش بڑھانے کے لیے بینک سے فنڈنگ حاصل کی تھی، جس میں ضلع میانوالی میں سینٹ کے ایک پلانٹ اور دوسری خیبر پختونخوا کے ضلع ہری پور میں پلانٹ کے لیے سرمایہ کاری شامل ہیں۔ ایک اور فہرستی کمپنی نے پیداواری گنجائش میں توسیع اور مینگ

مون سون کی شدید بارشوں کے نتیجے میں سیلاب سے زراعت اور گلہ بانی کو نقصانات							
Roll back of fiscal package; PKR depreciation of 23.1 percent; A decline of 4 percent (YoY) in wheat production.	- Global commodity prices index increased by 38.9 percent (YoY)	- Global commodity prices index increased by 48.1 percent (YoY)	- Global commodity prices index increased by 28.3 percent (YoY)	- Global commodity prices index unchanged (YoY)	- Global commodity prices index increased by 4.7 percent (YoY)	- Global commodity prices index increased by 4.2 percent (YoY)	
	- PKR depreciated by 32.1 percent (YoY)	- PKR depreciated by 23.9 percent (YoY)	- PKR depreciated by 25.3 percent (YoY)	- PKR depreciated by 22.3 percent (YoY)	- PKR depreciated by 21.5 percent (YoY)	- PKR depreciated by 22.0 percent (YoY)	
	- Electricity tariffs: AR*: Rs 3.50 per kwh QTA**: Rs 1.55 per kwh	- Regulatory duty on import of goods	- One time relief on power tariffs	- Electricity tariffs: AR*: Rs 0.91 per kwh QTA**: Rs 3.21 per kwh	- Annual limit of US\$ 30,000 per individual on card based cross-border transactions	- PDL rate increased to Rs 50 per liter (on average)	
	- PDL rate increased to Rs 10 per liter (on average)	- Electricity tariffs: AR*: Rs 3.50 per kwh QTA**: Rs 0.51 per kwh	- PDL rate increased to Rs 37.5 per liter (on average)				
	- Finance Act 2022	- PDL rate increased to Rs 20 per liter (on average)		- PDL rate increased to Rs 39.8 per liter (on average)	- PDL rate increased to Rs 50 per liter (on average)		
FY22	Jul-22	Aug-22	Sep-22	Oct-22	Nov-22	Dec-22	

\* Annual re-basing; \*\*Quarterly tariff adjustment  
Source: SBP, PBS, IMF, NEPRA, and MoF

نے تعمیراتی قرضوں کی طلب کمزور کرنے میں کردار ادا کیا۔<sup>30</sup> تیسرا شدید سیلاب اور ملکی پالیسی کے متعلق بڑھتی ہوئی بے یقینی بھی تعمیراتی قرضوں کی طلب کم کرنے کا باعث بنی۔

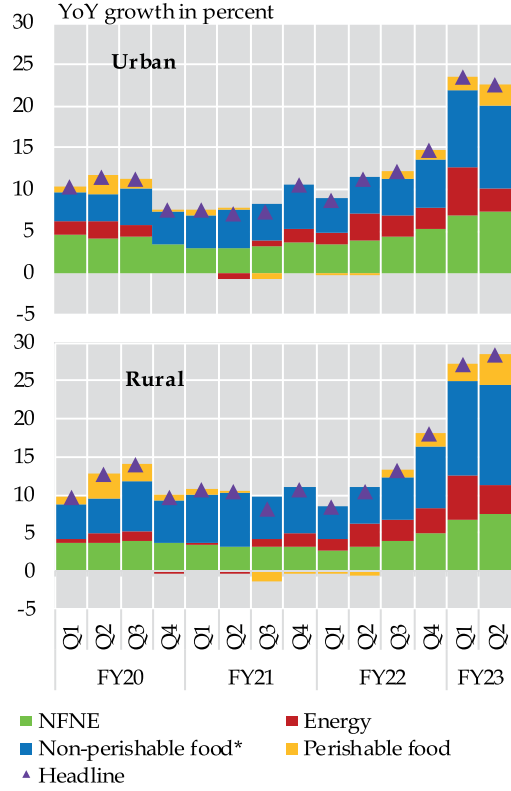
### صدارتی قرضوں میں کمی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران صدارتی قرضوں میں 2.6 ارب روپے کی خالص واپسی درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس 104.8 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے (جدول 3.5)۔ زیادہ اثرات گاڑیوں کے قرضوں نے مرتب کیے جن میں مالی

کی پہلی ششماہی سے ہی کم ہونا شروع ہو گئی تھی (شکل 3.18)۔<sup>29</sup> مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران تعمیراتی قرضوں میں 1.0 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 52.7 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں کمزوری کی وضاحت تین عوامل سے ہوتی ہے۔ اول، خام مال کی لاگت میں اضافے نے تعمیرات سے منسلک شعبوں کی طلب کو متاثر کیا، جسے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں تعمیراتی خام مال کے اجراء کی قیمتوں میں 28.3 فیصد سال بسال اضافے سے تقویت ملی۔ دوسرا، 'میرا پاکستان میرا گھر' اسکیم کے تحت نئے قرضوں کی تقسیم کی عارضی بندش، اور ہاؤسنگ اور تعمیرات کے شعبوں میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے اہداف کو معطل کرنے جیسے پالیسی اقدامات

<sup>29</sup> تعمیراتی شعبے کے لیے حکومت کے مراعاتی پیکج کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے جولائی 2020ء میں بینکوں کے لیے ان کے مکانات اور تعمیراتی قرضوں کے پورٹ فولیو کو بڑھانے کے لیے اہداف کا اعلان کیا۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 22ء کا باب 3۔  
<sup>30</sup> ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کاسرکلر نمبر 08 برائے 2022ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

شکل 3.22: صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے اجزائے ترکیبی



\*inclusive of alcohol beverages and readymade food  
Source: Pakistan Bureau of Statistics

سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 30.4 ارب روپے کی خالص واہسی درج کی گئی، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 145.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ بلند شرح سود کے علاوہ کمی کا سبب اسٹیٹ بینک کے کلی مقابلیہ اقدامات تھے، جن کا مقصد عمومی طور پر درآمدات کی مجموعی نمو اور خصوصاً گاڑیوں کی نمو کو سست کر کے معیشت میں ملکی طلب کو اعتدال پر لاکر ملک کی ادائیگیوں کے توازن میں بہتری لانا تھا۔<sup>31</sup> مزید برآں، حکومت نے جنوری 2022ء میں مقامی طور پر تیار کردہ یا

جدول 3.6: غذائی اجناس کی درآمد  
سال بسال نمو

درآمدی مالیت		درآمدی حجم		
پہلی ششماہی م 23ء	پہلی ششماہی م 22ء	پہلی ششماہی م 23ء	پہلی ششماہی م 22ء	
67.4	-23.8	9.5	-45.3	گندم
39.8	8.7	-1.2	-0.2	چائے
49.0	71.7	-0.6	-2.7	پام آئل
105.8	22.9	37.9	-7.0	دالیں

نوٹ: درآمدی مالیت ملین روپے میں ہے۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اسمبلی شدہ کاروں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا۔<sup>33</sup> صارفی قرضوں کی مجموعی سست رفتاری میں ضوابطی اقدامات کے مؤثر اثرات نمایاں تھے (شکل 3.19)۔ مزید برآں، پیداواری لاگت میں اضافے کے بعد گاڑی سازوں نے گذشتہ برس کے بعد سے کار کی قیمتوں میں متعدد بار اضافہ کیا ہے، جو گاڑیوں کی طلب میں مزید کمی کا باعث بنا۔ دوسری جانب، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خام مال کی دستیابی میں مسائل کے نتیجے میں گاڑیوں کی پیداوار میں خاصی کمی دیکھی گئی۔ مذکورہ عوامل کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کاروں کے قرضوں میں کمی واقع ہو گئی۔

کاروں کے قرضوں کے علاوہ مکانات کی تعمیر کے قرضوں کی سست رفتاری نے بھی زیر جائزہ مدت کے دوران صارفی قرضوں کو کم کرنے میں کردار ادا کیا ہے۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں تعمیرات کے شعبے میں سست رفتاری کے ساتھ مکانات کی تعمیر کے جزیں 14.2 ارب روپے کے قرضے لیے گئے، جبکہ یہ گذشتہ برس 40.2 ارب روپے کی سطح پر تھے۔

3.4 مہنگائی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ کر کئی

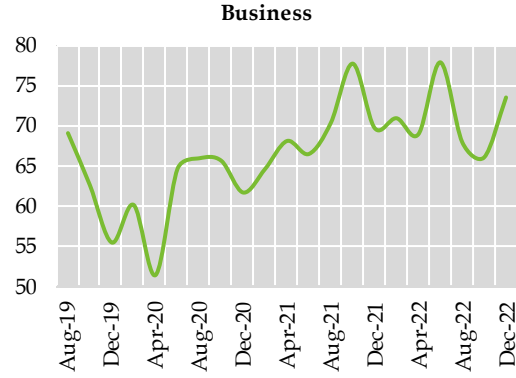
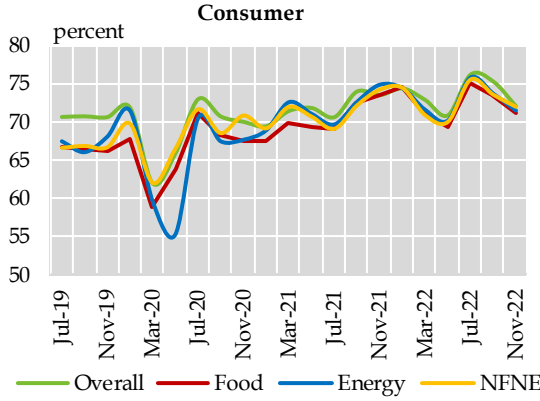
<sup>31</sup> ستمبر 2021ء تا دسمبر 2022ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 900 پی پی ایس کا اضافہ ہوا۔

<sup>32</sup> ان اقدامات میں شامل ہیں: (i) گاڑیوں کے قرضوں کی زیادہ سے زیادہ مدت کو سات سے کم کر کے پانچ سال کرنا، (ii) تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں سے کسی بھی شخص کو مجموعی طور پر 30 لاکھ روپے تک کا قرض لینے کی حد مقرر کر دی گئی، (iii) آٹو فنانسنگ کے لیے کم از کم ڈاؤن پیمنٹ کو 15 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کر دیا گیا۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز، مورخہ 23 ستمبر 2021۔

<sup>33</sup> ایف ای ڈی کو جنوری 2022 میں بڑھا کر 1300 سی سی کاروں پر 2.5 فیصد، 1301 سی سی تا 2000 سی سی کاروں پر 5 فیصد، اور 2000 سی سی سے زیادہ گاڑیوں پر 10 فیصد کر دیا گیا۔ ماخذ:



شکل 23.3: مہنگائی کی توقعات

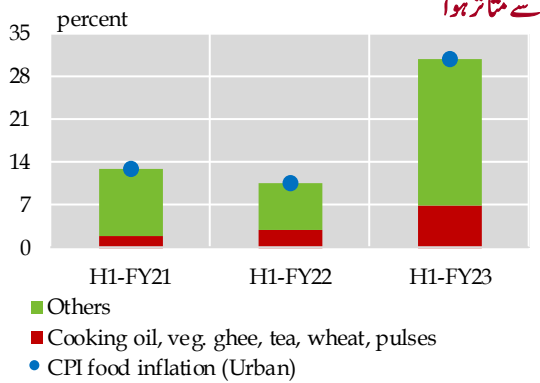


Source: State Bank of Pakistan

پر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی نافذ کر دی، جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں توانائی کی مہنگائی بڑھ گئی (شکل 3.21)۔

تیسرا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے خسارے کے تیزی سے سکلنے کے باوجود آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کی بحالی کے متعلق بے یقینی کے سبب پاکستانی روپے کی قدر میں 24.1 فیصد کمی واقع ہوئی۔<sup>34</sup> اس کے ساتھ مالی سال 22ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 23.1 فیصد کمی کے اثر نے درآمدی مہنگائی کو بڑھا دیا۔ چوتھا، درآمدات پر عارضی پابندیوں نے مختلف اجناس

شکل 24.3: غذائی مہنگائی کے اجزا کا حصہ جو شرح مبادلہ میں کمی سے متاثر ہوا



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ کر کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح 25.0 فیصد تک پہنچ گئی، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 9.8 فیصد پر تھی، جبکہ دیہی علاقوں میں مہنگائی شہروں کی نسبت زیادہ تھی۔ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے، اگرچہ غذائی مہنگائی کو قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے اہم محرک کی حیثیت حاصل رہی، تاہم مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں توزی مہنگائی کے بعد توانائی کی مہنگائی میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اجناس کے عالمی سپر سائیکل کے بعد قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں گزشتہ برس سے تیزی کے ساتھ اضافے کا رجحان دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کی مزید وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی عوامل کے سبب عالمی رسدی دھچکے کے اثر میں مزید شدت آگئی، جس کی وجہ سے غذائی اور توانائی اجزا کی قیمتیں واپس پہلے کی سطح سے تقریباً 90 فیصد تک پہنچ گئیں (شکل 3.20)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی طلب میں نمایاں کمی کے باوجود متعدد رسدی عوامل کے سبب مہنگائی کے محرکات کو مزید تقویت ملی۔ پہلا، جولائی 2022ء میں شدید سیلاب کی وجہ سے ملک کا ایک بڑا حصہ زیر آب آنے سے زرعی پیداوار کو شدید نقصان پہنچا جس سے غذا کی منڈی میں رسدی قلت ہو گئی اور اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے اثرات میں مزید شدت آگئی۔ دوسرا، مالیاتی اور بجلی کے شعبے کے اقدامات کے تسلسل میں حکومت نے بجلی کی قیمتیں بڑھادیں اور پیٹرولیم مصنوعات

<sup>34</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستانی روپے میں سالانہ بنیادوں پر اوسطاً 24.1 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں تقریباً 3.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔

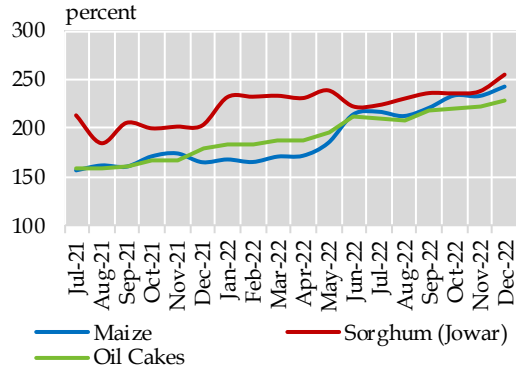
اس سے قطع نظر، مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں اضافے کے بعد دوسری سہ ماہی میں توانائی کی مہنگائی سست ہو گئی (شکل 3.22)۔

ان پیش رفتوں کی عکاسی کرتے ہوئے صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات بڑھ گئیں جو اسٹیٹ بینک آئی بی اے کے اعتماد صارف سروے (سی سی ایس) اور کاروباری اعتماد سروے (بی سی ایس) سے بھی ظاہر ہوتا ہے (شکل 3.23)۔ متوقع مہنگائی کے بارے میں گھرانوں کے احساسات زیادہ تر توانائی کی قیمتوں کے رجحان پر مبنی ہیں۔<sup>35</sup>،<sup>36</sup> مزید برآں، حالیہ اور متوقع غذائی اور غیر غذائی توانائی کی قیمتوں کی سمت، پیر وزگاری کی صورت حال، شرح سود اور گھرانوں کی آمدنی کے بھی ان توقعات پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تاہم، کاروباری اعتماد کے سرویز حالیہ اور متوقع معاشی حالات اور اوسط شرح ہائے مبادلہ، روزگار، سیلنگ کے اوسط نرخ، مالی حالات اور طلب کے متعلق کاروباری اعتماد کی توقعات کو ظاہر کرتا ہے۔<sup>37</sup> رسدی دھچکوں کے حالات میں ملکی قیمتوں اضافہ، عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ اور شرح مبادلہ پر دباؤ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کی ان توقعات میں بگاڑ پر مبنی ہوا ہے۔

### غذائی گروپ مہنگائی کا اہم محرک رہا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں غذائی گروپ کا حصہ تقریباً نصف تھا۔ حصے کے لحاظ سے اس اضافے کا بڑا محرک غیر تلف پذیر اجزائے خصوصاً تازہ دودھ، گندم، آٹا، تیار غذا اور خوردنی تیل (کھانا پکانے کا تیل اور نباتی گھی) نے غیر تلف پذیر مہنگائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ سہ ماہی وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ زرعی پیداوار اور گلوبل مہنگائی کے سیلاب سے

### شکل 3.25: گلہ بانی فیڈ کے خام مال کی اوسط قیمتیں (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

کی مسلسل ملکی رسد کے بارے میں خدشات پیدا کر دیے، جس سے اس مدت میں رسدی مہنگائی کو مزید تقویت ملی۔ آخر میں، غذائی اور توانائی اجزائی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ بھی کئی ایشیا کی قیمتوں، اجرتوں اور مہنگائی کی توقعات پر منتقل ہو گیا، جس نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں تیزی مہنگائی میں نمایاں اضافے میں اپنا کردار ادا کیا۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسوں کی شرحوں اور کم از کم اجرت کی شرح میں اضافے جیسے کچھ میزانی اقدامات نے بھی غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 30.7 فیصد غذائی مہنگائی درج کی گئی، جو گذشتہ پانچ برسوں کے دوران اسی مدت میں درج کی جانے والی اوسط مہنگائی کے مقابلے میں تین گنا سے زیادہ تھا۔ تیزی جز میں مالی سال 13ء کے بعد سے دوہندسی مہنگائی درج کی گئی۔ اسی طرح، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں توانائی گروپ میں مہنگائی کی سطح بڑھ کر 38.8 فیصد تک پہنچ گئی، جو ایک سال قبل 25.1 فیصد تھی۔

<sup>35</sup> ایچ ایم ایس، بیگ، ایس، اور ایم اے چودھری (2015ء)۔ ایک ترقی پذیر ملک میں مہنگائی کی توقعات اور معاشی تصورات: dsqx.sbp.org.pk/ccs/survey%20information/paper.

www.pdf

<sup>36</sup> ماخذ: بینک دولت پاکستان کے سرویز۔

<sup>37</sup> معاشی لٹریچر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مہنگائی کی توقعات توانائی اور خوراک کی قیمتوں کے رجحان، اوسط شرح مبادلہ، عالمی اجناس کی قیمتوں کے امکانات، مہنگائی سے متعلق سابقہ توقعات اور زرعی پالیسی فیصلوں پر

مبنی ہیں۔ ماخذ: R. Moessner (2022). Determinants of Inflation Expectations in the Euro Area; M. D. Patra and P. Ray (2010). Inflation: Expectations and Monetary Policy in India: An Empirical Exploration. International Monetary Fund

–Expectations and Monetary Policy in India: An Empirical Exploration. International Monetary Fund

اچھا	شہری											وزن	
	ششماہی 1	ششماہی 2	حصہ پہلی	ششماہی 1	ششماہی 2	وزن*	ششماہی 1	ششماہی 2	حصہ پہلی	ششماہی 1	ششماہی 2		
	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	
صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	
فزا	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	
تلف پذیر	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	
آلو	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	
پیاز	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	
ٹماٹر	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	
تازہ پھل	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	
تازہ سبزیاں	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	
غیر تلف پذیر	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	
تازہ دودھ	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	
تیاراشیا	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	
نباتی گھی	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	
خوردنی تیل	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	
گندم کا آٹا	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	
گوشت	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	
مرغی	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	
غیر غذائی غیر توانائی (توزی مہنگائی)	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	
کرایہ مکان	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	
ٹرانسپورٹ خدمات	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	
آلات اور سامان	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	
تعلیم	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	
سونی کپڑا	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	
دھلائی کا صابن / ڈیٹرجنٹ	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	
شادی ہال	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	
مواصلات	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	
توانائی	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	
برقی چارجز	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	
گیس چارجز	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	
موٹر ایندھن	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	
سیال	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	
ٹھوس ایندھن	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	

میں اضافے نے اس شعبے کی آپریشنل لاگت کو بڑھا دیا، جس سے دودھ کی مہنگائی مزید بڑھ گئی۔ تیسرا، سمعی شواہد کے مطابق ایندھن اور غذائی مہنگائی کے دورانی اثرات نے بھی دودھ کی مہنگائی کو بڑھانے میں جزوی کردار ادا کیا۔ آخری، تخمینوں کے مطابق 2022ء کے سیلاب نے گلہ بانی کی آبادی کو خاصا نقصان پہنچایا۔<sup>40</sup> مویشیوں کے اتنی بڑی تعداد میں نقصان نے بھی اس شعبے میں رسد کی صورت حال کو ابتر کر دیا، جس سے قیمتوں پر دباؤ بڑھ گیا۔

### سیلاب کے باعث رسد کی قلت نے گندم اور آٹے کی قیمتوں پر شدید اثرات مرتب کیے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری جز میں گندم اور اس کے آٹے کی مہنگائی میں بالترتیب 48.6 فیصد اور 31.2 فیصد اضافہ ہوا۔<sup>41</sup> مالی سال 22ء کے دوران ملکی گندم کی پیداوار میں ریکارڈ 4.0 فیصد سال بسال کمی ہوئی، جس سے اس فصل کی طلب اور رسد کا فرق بڑھ گیا اور جون 2022ء سے گندم کی قیمت بڑھنا شروع ہو گئی (شکل 3.26)۔ موسم گرما کے تباہ کن سیلاب کے نتیجے میں متعدد عوامل کی وجہ سے قیمت میں اضافے کے رجحان کو مزید تقویت ملی۔ پہلا، رسد کی قلت کے متعلق خدشات بڑھ گئے، کیونکہ سیلاب سے حکومت کی گندم ذخیرہ کرنے کی تنصیبات کے ساتھ ساتھ گھرانوں کے استعمال کے لیے کاشت کار برادری کی اناج کے ذخائر کو بھی جزوی نقصان پہنچا۔<sup>42</sup> دوسرا، کھیتوں سے سیلابی پانی کے نکاس میں تاخیر کی وجہ سے گندم کی بروقت شجر کاری کے امکانات کے بارے میں پائی جانے والی بے یقینی نے مالی سال 23ء میں گندم کی فصل کے امکانات کو مزید بگاڑ

ہونے والے نقصانات تلف پذیر اور غیر تلف پذیر دونوں اجناس کی رسد کی قلت کا باعث بنے، جس کی وجہ سے مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں غذائی مہنگائی میں شدت آگئی (شکل 3.22)۔

غذائی مصنوعات کی رسد کی قلت نے گندم اور دالوں کی زیادہ درآمدات کی ضرورت کو بڑھا دیا (جدول 3.6)۔ اگرچہ عالمی غذائی قیمتوں میں اگست 2022ء سے کمی آنا شروع ہو گئی تھی لیکن پاکستانی روپے کی قدر میں مسلسل کمی نے کم قیمتوں کے فوائد کو زائل کر دیا اور غذائی گروپ میں قیمتوں میں اضافے کے رجحان پر دباؤ بڑھا دیا۔ خصوصاً، تلف پذیر غذائی باسکٹ (گندم، خوردنی تیل، نباتی گھی، چائے، دالیں) کی درآمدی اجناس نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری علاقوں کی غذائی مہنگائی کو بڑھانے میں تقریباً 6.7 فیصدی درجے حصہ ڈالا، جو ایک سال قبل 2.9 فیصد تھا (شکل 3.24)۔<sup>38</sup>

### تازہ دودھ کی مہنگائی میں بڑھتی ہوئی آپریشنل اور مال برداری کی لاگت اور رسد میں بگاڑ نے اہم کردار ادا کیا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تازہ دودھ کی مہنگائی دگنے سے بھی زیادہ ہو گئی اور مذکورہ ششماہی کی مجموعی مہنگائی میں اس کا حصہ سب سے زیادہ رہا (جدول 3.7)۔<sup>39</sup> اس اضافے میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، زرعی مصنوعات کی جاری قلت کے سبب مکئی کے گودے، جنگلی جوار اور آٹل ایک جیسے گلہ بانی کی خوراک میں شامل خام مال کی لاگت میں خاصا اضافہ ہو گیا جو دودھ کی قیمتوں میں اضافے پر متبہ ہوا (شکل 3.25)۔ دوسرا، توانائی اور ایندھن کی قیمتوں

<sup>38</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران دیہی علاقوں میں گندم، کھانا پکانے کے تیل، نباتاتی گھی، دالوں اور چائے کا حصہ تقریباً 10.9 فیصد رہا جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی یہ 3.6 فیصد تھا۔  
<sup>39</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری اور دیہی علاقوں کی مجموعی مہنگائی میں دودھ کی مہنگائی کا حصہ بڑھ کر بالترتیب 1.9 اور 2.5 فیصدی درجے ہو گیا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 0.8 اور 0.9 فیصدی درجے تھا۔

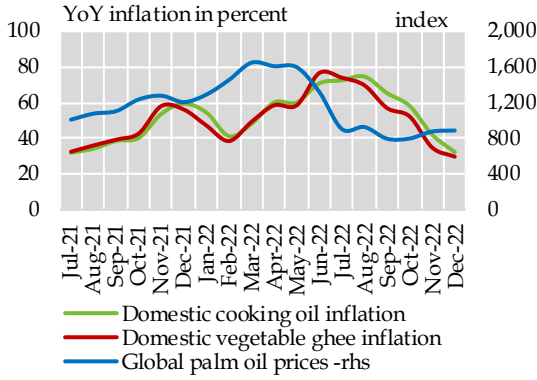
<sup>40</sup> شدید بارشوں اور اس کے نتیجے میں سیلاب سے گیارہ لاکھ سے زیادہ مویشیوں کو نقصان پہنچا۔ ماخذ: وزارت منصوبہ بندی و ترقی اور خصوصی اقدامات (2022)۔ پاکستان میں سیلاب 2022: آفت کے بعد ضروریات کی جانچ کی ضمنی رپورٹ، اسلام آباد: وزارت منصوبہ بندی و ترقی اور خصوصی اقدامات۔

<sup>41</sup> دیہی علاقوں میں گندم اور گندم کے آٹے کی مہنگائی میں بالترتیب 28.8 اور 46.6 فیصد اضافہ ہوا، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 5.0 اور 14.3 فیصد تھا۔

<sup>42</sup> کسان اپنی گندم کی پیداوار اور 60 فیصد بیج، گاؤں اور گھریلو خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ذخیرہ کرتے ہیں۔ ماخذ: امریکہ کے محکمہ زراعت، اناج اور خوراک کی رپورٹ، اپریل 2020ء۔

<sup>43</sup> انٹرنیشنل سینٹر فار انٹیگرٹڈ ریٹائرڈ ڈیولپمنٹ اور پاکستان انٹیگرٹڈ ریسیورج کونسل (2022ء)۔ پاکستان میں 2022ء کا سیلاب: میٹلائٹ ڈینا کا استعمال کرتے ہوئے صوبہ سندھ میں فصلوں کے نقصانات کا تخمینہ۔ کھنڈو: آئی سی آئی ایم او ڈی، اور اسلام آباد: پی اے آر سی۔

شکل 3.27: خوردنی تیل کی مہنگائی بمقابلہ پام آئل کی عالمی قیمتیں

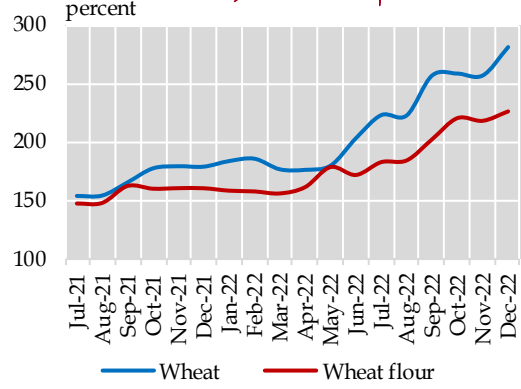


Source: Pakistan Bureau of Statistics

پیداواری لاگت میں اضافے کے سبب خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان جاری رہا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری اور دیہی اجزادوں میں خوردنی تیل (کھانا پکانے کا تیل اور نباتاتی گھی) کی قیمتوں میں 50 فیصد سے زائد اضافہ ہو گیا (جدول 3.7)۔ لہذا، جولائی 2022ء کے مہینے سے (شکل 3.27) پام آئل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے سال بسال کمی کے باوجود پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور ملکی پیداواری لاگت کے بڑھنے کے نتیجے میں ملکی خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافہ جاری رہا، اگرچہ اس کی رفتار سست تھی۔<sup>47</sup> خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران نباتاتی گھی کی قیمتیں بھی تیزی سے بڑھ گئیں۔<sup>48</sup>

شکل 3.26: گندم کی اوسط قیمتیں (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

دیا، جس سے گندم کی مہنگائی بڑھ گئی۔ ان عوامل سے مالی سال 22ء کے لیے گندم کی کم از کم امدادی قیمت میں بھاری اضافے کے اثرات میں شدت آگئی۔<sup>44</sup>

طلب اور رسد کے فرق کو کم کرنے کے لیے حکومت نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خاصی مقدار میں گندم درآمد کی۔<sup>45</sup> تاہم، عالمی اجناس کی قدرے بلند قیمتوں اور پاکستانی روپے کی قدر کے مسلسل گھٹنے کو مد نظر رکھتے ہوئے گندم کے آئل کی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کو بدلا نہیں جا سکا۔

<sup>44</sup> حکومت نے 2022ء میں کم از کم امدادی قیمت میں 22 فیصد اضافہ کرتے ہوئے اسے 2,200 روپے فی 40 کلوگرام کر دیا۔ ماخذ: زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس۔ ماخذ: [www.amis.pk/Agristatistics/SupportPrice/wheat/wheat.html](http://www.amis.pk/Agristatistics/SupportPrice/wheat/wheat.html)

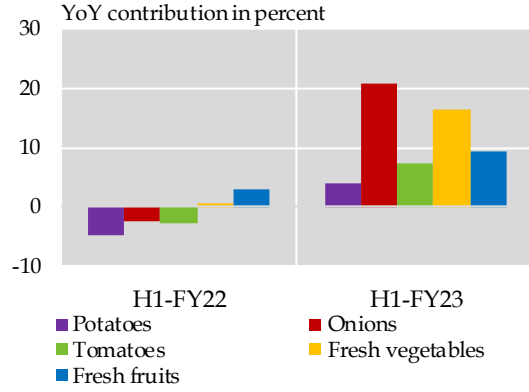
<sup>45</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ سال کی کمی کے برعکس گندم کی درآمدی مقدار میں 9.5 فیصد اضافہ ہوا۔ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے خوراک کے صوبائی حکموں کے فوری مطالبے کے پیش نظر پاکستان کے اسٹاک سے 1.00 ملین میٹرک ٹن درآمد شدہ گندم میں سے پنجاب (0.50 ملین میٹرک ٹن)، سندھ (0.30 ملین میٹرک ٹن) اور کے پی کے (0.20 ملین میٹرک ٹن) کو فراہم کرنے کی اجازت دی۔ ماخذ: پریس ریلیز نمبر 173 مورخہ 28 اکتوبر 2022ء، فنانس ڈویژن۔

<sup>46</sup> اقتصادی رابطہ کمیٹی نے پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا کے خوراک کے صوبائی حکموں کے فوری مطالبے کے پیش نظر پاکستان کے اسٹاک سے درآمد شدہ ایک ملین میٹرک ٹن گندم میں سے پنجاب (0.50 ملین میٹرک ٹن)، سندھ (0.30 ملین میٹرک ٹن) اور خیبر پختونخوا (0.20 ملین میٹرک ٹن) کو فراہم کرنے کی اجازت دی۔ بلوچستان۔ ماخذ: پریس ریلیز نمبر 173 مورخہ 28 اکتوبر 2022ء۔ فنانس ڈویژن۔

<sup>47</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں عالمی پام آئل کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے مائیشیا کے پام آئل کے اہم خریداروں (ہندوستان اور چین) کی کمزور طلب تھی، کیونکہ وہ مائیشیا کے پام آئل پر سو یا بین آئل کو ترجیح دے رہے تھے۔ ماخذ: امریکی محکمہ زراعت (2022ء)۔ مائیشیا: تیل کے بیج اور مصنوعات کی تازہ ترین معلومات۔ واٹشمن ڈی سی: امریکی محکمہ زراعت، اپریل 2020ء۔

<sup>48</sup> دیہی مہنگائی میں نباتاتی گھی کا حصہ شہری علاقوں کی نسبت زیادہ رہا۔ یہ دیہی اور شہری مراکز میں صرف کی باسکٹوں میں فرق کی وجہ سے ہے۔ دیہی علاقوں کے لوگ کھانا پکانے کے لیے کھانے کے تیل پر نباتاتی گھی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس لیے دیہی غذائی باسکٹ میں زیادہ وزن ہونے کی وجہ سے دیہی مہنگائی میں نباتاتی گھی کا حصہ زیادہ رہا۔

**شکل 3.28: تلف پذیر غذائی مہنگائی کے محرکات**



Source: Pakistan Bureau of Statistics

**غذا اور توانائی کی بڑھتی ہوئی لاگت سے تیار غذائی اجزاء کی مہنگائی مزید بڑھ گئی**

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیار غذا کی مہنگائی میں 31.0 فیصد اضافہ ہو گیا، جبکہ ایک سال قبل یہ 11.3 فیصد تھا۔ گندم، خوردنی تیل، مرغی، بجلی اور ٹرانسپورٹ کی لاگت نے اس اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔ مزید برآں، سہمی شوہد سے پتہ چلتا ہے کہ خصوصاً سردیوں کے آغاز میں گیس کی نامناسب دستیابی نے منفی اثر ڈالا کیونکہ اس کی طلب اور رسد میں عدم مطابقت موجود تھی۔ درآمدات پر ملک کے بڑھتے ہوئے انحصار کو مد نظر رکھتے ہوئے ایل این جی کی عالمی قیمت میں اضافے کے رجحان کے ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی نے درآمدی گیس کی بڑھتی ہوئی لاگت میں کمی کر دی۔<sup>49</sup> چونکہ ریسٹوران اور بعض بڑی غذائی کمپنیاں کھانے پکانے کے لیے عام طور پر قدرتی گیس، ایل این جی کے سیلنڈر یا سیال ہائیڈروکاربنز استعمال کرتی ہیں، اس لیے توانائی کے ان ذرائع کی دستیابی کی بلند

لاگت کے ساتھ مقامی رسد کی دستیابی میں کمی نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیار غذائی گروپ کی قیمت میں اضافہ کر دیا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مرغی کی قیمتوں میں بھی اضافے کا رجحان جاری رہا۔ مرغی کی فیڈ سمیت سویا بین کی خوراک کی بڑھتی ہوئی لاگت نے اس اضافے میں اہم کردار ادا کیا، کیونکہ سویا بین خوراک کے حصول کے لیے درآمدات پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے۔ تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیجوں کی درآمد پر پابندی عائد کر دی گئی، کیونکہ یہ بیج درآمدات کے بعض ضوابط پر پورا نہیں اتر رہے تھے۔<sup>50</sup> اس کے نتیجے میں رسد کی قلت شدید ہو گئی اور مرغی کی فیڈ کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شدید بارشوں اور سیلاب کے بعد گلہ بانی کے نقصانات کے نتیجے میں بھی مرغی اور گوشت (بکرے اور گائے) کی رسد میں تعطل پیدا ہو گیا تھا (جدول 3.7)۔<sup>51</sup>

شہری غذائی باسکٹ میں چائے کی قیمتوں کا حصہ تقریباً 2.3 فیصد تھا جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 42.7 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں شہری غذائی باسکٹ میں اس کا حصہ 4.7 فیصد تھا۔<sup>52</sup> اگرچہ چائے کی عالمی قیمتوں میں ستمبر 2022ء سے کمی شروع ہو گئی تھی، تاہم، پاکستانی روپے کی قدر میں

<sup>49</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مائع گیس کی درآمدی قیمت 6.8 فیصد بڑھ گئی۔ اگرچہ درآمدی مقدار میں 94.4 فیصد کمی واقع ہوئی، تاہم مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں درآمدی قیمتیں 9.6 فیصد بڑھ گئیں۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

<sup>50</sup> سویا بین بنیادی طور پر چینیائی طور پر تبدیل شدہ فصل ہے۔ اس کا کھانا پولٹری فیڈ کا ایک اہم جزو ہے۔

<sup>51</sup> سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ سندھ تھا جس میں 378,000 سے زیادہ مویشی ضائع ہوئے۔ اموات میں سب سے زیادہ تعداد بکریوں کی تھی، جس کے بعد بھیڑ، گائے اور بھینسوں کا نمبر آتا ہے۔ اس کے علاوہ، بلوچستان 325,000 جانوروں کے نقصان کے ساتھ دوسرا سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ رہا جس میں سے صرف ضلع لسبیلہ میں نجی مرغی تھیں۔ 200,000 سے زیادہ مرغیاں ہلاک ہوئیں۔ خیبر پختونخوا میں تقریباً 93,500 جانور ضائع ہوئے جن میں سے تقریباً نصف حصہ کمرشل مرغی کا تھا۔ دوسرے صوبوں میں تقریباً 2,150 بکریوں، بھیڑوں اور مویشیوں کی اموات کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ پنجاب اور خصوصی علاقے سب سے کم متاثر ہوئے، جہاں جانوروں کے نقصانات بالترتیب 1,580 اور 550 تک رہے، ان میں خاص طور پر بکرے اور بھیڑیں شامل ہیں۔ ماخذ: وزارت منصوبہ بندی و ترقی اور خصوصی اقدامات (2022ء)۔ پاکستان میں سیلاب 2022ء: قدرتی آفت کے بعد ضروریات کی جانچ کا ضمنی جائزہ۔ اسلام آباد: وزارت منصوبہ بندی و ترقی اور خصوصی اقدامات۔

<sup>52</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں چائے کی قیمت میں 38.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ 4.0 فیصد بڑھی تھی۔

## زری پالیسی اور مہنگائی

خاص طور پر، مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں چائے کی مہنگائی 56.0 فیصد تک پہنچ گئی، جو مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں 27.9 فیصد تھی۔

### تلف پذیر غذائی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا

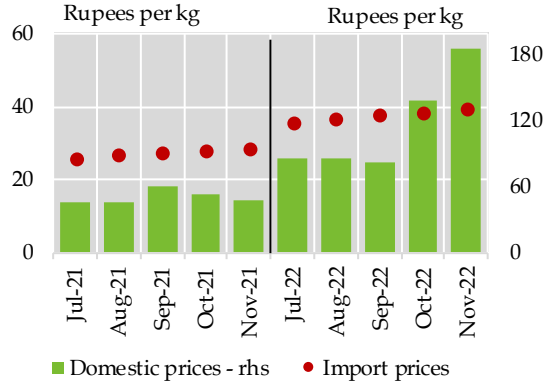
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری علاقوں میں 4.8 فیصد کمی کے مقابلے میں تلف پذیر غذائی گروپ کی مہنگائی میں 48.3 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ ہو گیا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر موسم گرما کے سیلاب میں تازہ پھلوں اور سبزیوں کے خاصے نقصانات سے شروع ہوا جس نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تلف پذیر غذائی گروپ کے تقریباً تمام اجزاء کی مہنگائی کو بڑھا دیا (شکل 3.28)۔

خاص طور پر سندھ اور بلوچستان میں پیاز کی فصلوں کو ہونے والے خاطر خواہ نقصانات کی وجہ سے اکتوبر 2022 میں پیاز کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا، جس کی فصل عام طور پر ہر سال اکتوبر کے مہینے میں آتی ہے۔ پیاز کی عدم دستیابی نے شہری اور دیہی دونوں علاقوں کی مقامی مارکیٹوں میں قیمتوں پر دباؤ ڈالا۔ رسد کا فرق کم کرنے کے لیے، ملک نے ایران اور افغانستان سے پیاز درآمد کیں۔<sup>55</sup> مزید برآں، درآمدی قیمتیں گزشتہ سال کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ رہیں،<sup>56</sup> اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں تیزی سے کمی نے پیاز کی ملکی قیمتوں کو سال بسال بنیادوں پر بڑھا دیا (شکل 3.29)۔

### غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کی شدت شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں بڑھ گئی

توزی (غیر غذائی غیر توانائی) مہنگائی مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 7.0 فیصد تھی، جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 14.1 فیصد کی نوسال کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی۔<sup>57</sup> مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی سے دوہندسی اضافے کا تسلسل

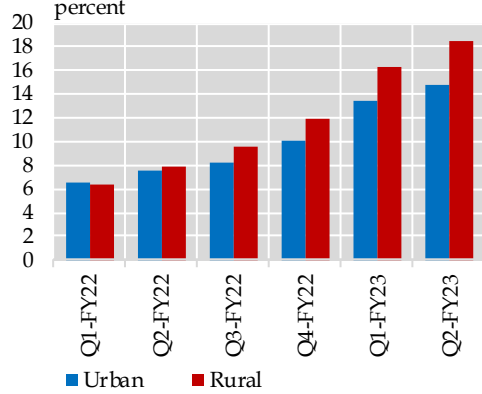
### شکل 3.29: پیاز کی قیمتیں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مسلسل کمی نے درآمدی چائے کی ملکی قیمتوں کو بلند سطح پر رکھا۔<sup>53</sup>،<sup>54</sup> اس کے علاوہ، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرمبادلہ کی مشکلات کے حالات میں چائے کی بڑھتی ہوئی ملکی قیمتیں اس کی مہنگائی میں مزید اضافے کا باعث بنیں۔

### شکل 3.30: غیر غذائی غیر توانائی، سال بسال رجحانات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

<sup>53</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں عالمی سطح پر چائے کی قیمتوں میں 5.6 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گزشتہ سال 14.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ماخذ: آئی ایم ایف۔

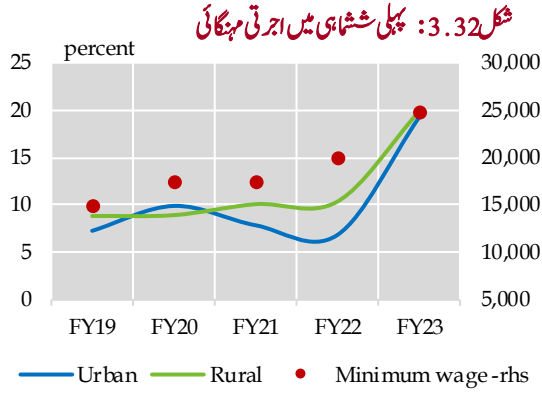
<sup>54</sup> مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں چائے کی درآمدی مقدار میں 0.2 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اس عرصے کے دوران درآمدی چائے کی پاکستانی روپے میں ماہیت 39.8 فیصد تک بڑھ گئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

<sup>55</sup> جولائی تا اکتوبر مالی سال 23ء کے دوران افغانستان سے پیاز کی درآمدی مقدار تیزی سے بڑھ گئی، اور یہ تقریباً 87 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 188 ہزار میٹرک ٹن تک پہنچ گئی۔ مزید برآں، ملک نے اسی مدت میں ایران سے (47 ہزار میٹرک ٹن) پیاز بھی درآمد کی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں پیاز درآمد نہیں کی گئی تھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

<sup>56</sup> جولائی تا نومبر مالی سال 23ء میں پاکستانی روپے (فی کلوگرام) میں پیاز کی درآمدی قیمتوں میں گزشتہ برس کی اسی مدت میں 0.4 فیصد کمی کے مقابلے میں 37.0 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

<sup>57</sup> غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی (شہری) میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 14.1 فیصد دوہندسی مہنگائی درج کی گئی، ایسا مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے بعد نو برسوں میں پہلی بار دیکھا گیا ہے۔





Source: Pakistan Bureau of Statistics & Ministry of Finance

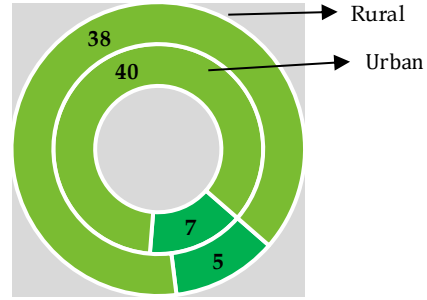
اقتصادی ماحول کی وجہ سے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں برآمدات کی نمو (روپے کے لحاظ سے) میں 24.3 فیصد کمی ہوئی، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 29.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

معاشی سرگرمیوں میں نمایاں کمی سے معیشت کے مختلف شعبوں کی آمدنی کو نقصان پہنچا۔ مزید برآں، سیلاب کی وجہ سے زرعی پیداوار اور مولیشیوں کو نمایاں نقصانات سے نشانہ بنی ہوئی ہے کہ دیہی آمدنیوں میں بھی کمی آگئی تھی۔ اس کے علاوہ، ترسیلات زر میں بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال بنیادوں پر کافی کمی دیکھی گئی۔ نتیجتاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران آٹوموبائلز، سینٹ، اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت سمیت ملکی طلب کے تمام اہم اظہاریوں میں سال بسال بنیادوں پر کافی کمی دیکھی گئی (جدول 3.3)۔

دوسری طرف توانائی اور ایندھن کی بلند قیمتوں، پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، منتخب درآمدات پر عارضی پابندیاں عائد کرنے، اور ٹیکسوں اور دیگر محصولات میں اضافے کے مشترک اثرات کے نتیجے میں غیر غذائی غیر توانائی جزیں مہنگائی بڑھ گئی۔<sup>58</sup> مزید برآں، غذائی ایشیا اور توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے حقیقی آمدنی اور

برقرار رکھتے ہوئے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کی دونوں سہ ماہیوں میں شہری اور دیہی اجزا میں قوزی مہنگائی کی رفتار میں مزید اضافہ دیکھا گیا (شکل 3.30)۔ پھیلاؤ کے لحاظ سے، غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کی وسعت کافی بڑھ گئی اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری اور دیہی علاقوں میں تقریباً پچاس فیصد ذیلی اشاریے ایک سال پہلے کے مقابلے میں زیادہ مہنگائی کو ظاہر کرتے ہیں (شکل 3.31)۔

**شکل 3.31: غیر غذائی غیر توانائی کا پھیلاؤ: پہلی ششماہی م 23ء**



■ Sub-indices showing inflation less than or equal to H1-FY22  
■ Sub-indices showing inflation more than H1-FY22

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مہنگائی کی بلند توقعات کے علاوہ، قوزی مہنگائی کا بڑھتا ہوا رجحان لاگتی عوامل کی بھی عکاسی کرتا ہے، جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طلب میں سکتاؤ کی علامات واضح تھیں۔ پچھلے سال متعارف کرائے گئے طلب میں کمی کے اقدامات، زراعت کو سیلاب سے بچنے والے نقصانات، درآمدات پر عارضی پابندیاں اور ملکی معاشی ماحول میں مجموعی بگاڑ جیسے متعدد عوامل معاشی سرگرمی کو سست کرنے کا باعث بنے، جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی طلب کم ہو گئی۔ خاص طور پر، جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران ایل ایس ایم کی پیداوار میں 3.7 فیصد کمی ہوئی، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 8.2 فیصد اضافے کے برعکس تھی۔ مزید برآں، عالمی طلب میں سست رفتاری اور ناسازگار ملکی

<sup>58</sup> حکومت نے کم ہوائی 2022ء سے پیٹرول کی قیمتوں میں پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) وصول کرنا شروع کر دی۔ ماخذ: اوگرا (www.ogra.org.pk/e-10-gasoline-prices)۔ کاغذ اور پتھر بورڈ، تاروں (لوہے اور دھاتی مرکب سے بنی) اور آپٹک فائبر کیبل پر ریگولیٹری ڈیولپمنٹ بلز 10، 13 اور 20 فیصد تک بڑھادی گئی۔ موٹر گاڑیوں پر ریگولیٹری ڈیولپمنٹ بھی اگست 2022ء میں 15 فیصد سے بڑھ کر 100 فیصد ہو گئی۔ ماخذ: ریویو یونیورسٹی (ایم او ایف) اور ایف بی آر۔

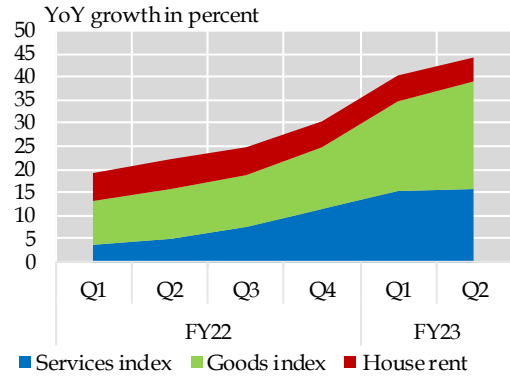
## زری پالیسی اور مہنگائی

پہلی ششماہی میں بحیثیت مجموعی آلات اور سامان بشمول بیوٹی پرائڈ کلس اور ٹوائلٹریز، ٹرانسپورٹ خدمات، دھلائی کے اجزا بشمول صابن اور ڈٹرجنٹ، سوتی کپڑے، شادی ہال چارجز، اور موٹر گاڑیاں شہری قومی مہنگائی کے اہم محرکات میں شامل ہیں (شکل 3.34)۔

ان زمروں میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وضاحت پیداواری لاگت میں عمومی اضافے بشمول بجلی اور ایندھن کی قیمتوں، اجرتوں، خام مال کی قیمتوں اور پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے ہوتی ہے۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں تعمیراتی خام مال کے اشاریے میں نمایاں اضافے کی وجوہات میں سینٹ اور سینٹ کے بلاکس، اینٹیں، بگری، ریت اور لوہے کی سلاخوں کی بلند قیمتیں شامل ہیں (شکل 3.35)۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران موٹر گاڑیوں کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا، جو پاکستانی روپے کی قدر میں بھاری کمی اور پیداواری لاگت میں اضافے کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں قومی مہنگائی میں خدمات کے اشاریے میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا۔ جاذب توانائی خدمات جیسے کہ ٹرانسپورٹ اور ذاتی آرائش کی خدمات، توانائی کی زیادہ لاگت کی

## شکل 3.33: غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے ذرائع (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

افراد قوت کی فلاح پر منفی اثر ڈالا، جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں اجرتی مہنگائی بڑھ گئی۔<sup>59</sup> مالی سال 23ء میں نسبتاً بلند کم از کم اجرت کے اثر کی عکاسی اجرتی مہنگائی سے بھی ہوتی ہے (شکل 3.32)۔<sup>60</sup>

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران حصے کے لحاظ سے ایشیا اور خدمات کی مہنگائی میں کافی اضافہ ہوا، جس میں زیادہ حصہ ایشیا کارہا (شکل 3.33)۔ مالی سال 23ء کی

## شکل 3.34: غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں حصہ ڈالنے والے اہم اجزا (شہری)، سال بسال نمو

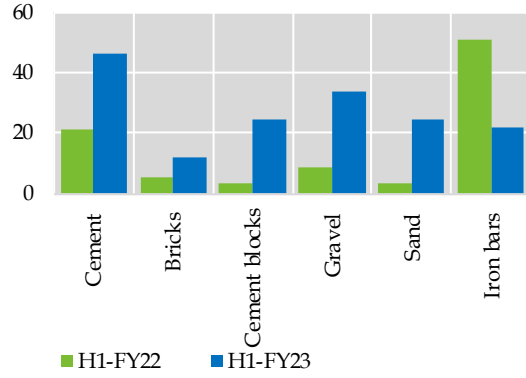
	2021							2022											
	Wt.	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Jan	Feb	Mar	Apr	May	Jun	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec
Core Inflation	53.7	6.8	6.3	6.4	6.7	7.6	8.3	8.2	7.8	8.9	9.1	9.7	11.5	12.0	13.8	14.4	14.9	14.6	14.7
House Rent	19.3	6.0	6.0	6.0	6.6	6.6	6.6	6.1	6.1	6.1	5.6	5.6	5.6	5.6	5.6	5.6	5.3	5.3	5.3
Transport services	1.8	8.5	-0.8	-0.3	0.8	12.2	12.7	11.6	9.3	19.1	20.3	22.4	34.8	39.7	44.6	42.4	41.3	33.4	28.4
Appliances/articles	3.0	12.1	11.6	12.1	12.5	12.0	11.7	11.6	9.0	9.9	9.5	10.3	14.4	15.8	19.6	22.1	23.8	24.3	25.7
Cotton Cloth	2.2	9.8	9.8	9.8	9.8	8.6	9.9	10.1	11.3	10.9	12.5	12.5	15.7	18.1	23.5	23.7	24.2	22.2	21.4
Washing soap/detergen	1.4	12.2	12.6	12.3	12.5	14.4	16.6	18.0	17.1	16.7	17.2	18.7	22.6	24.7	28.9	37.7	41.5	43.4	46.6
Marriage hall charges	1.8	3.4	2.5	2.6	2.2	9.2	12.6	12.8	13.5	13.3	13.2	13.2	21.5	21.7	24.2	24.3	24.5	18.8	17.0
Motor vehicles	0.8	2.8	2.8	2.4	3.3	8.0	8.0	7.6	8.5	10.3	16.2	19.7	20.9	24.0	38.4	34.9	34.3	28.2	27.5

Red: Highest; Green: Lowest

Source: Pakistan Bureau of Statistics

<sup>59</sup> اجرت کے اشاریے میں کپڑوں کی سلائی، صفائی ستھرائی اور دھلائی، تعمیراتی اجرت کی شرحیں، کوڑا اٹھانا، گھریلو مدد، ڈاکٹر کی فیس، دانتوں کی خدمات، میکانیکی خدمات، اور ذاتی آرائش کی خدمات شامل ہیں۔  
<sup>60</sup> وفاقی حکومت نے 2021-22ء میں کم از کم اجرت بڑھا کر 20,000 روپے (17,500 روپے سے) کر دی۔ 2022-23ء میں صوبوں نے کم از کم اجرت بڑھا کر 25,000 روپے ماہانہ کر دی۔ ماخذ: صوبائی افرادی قوت اور انسانی وسائل کے شعبوں کے نوٹیفیکیشن۔

شکل 3.35: تعمیراتی خام مال کے اجزائی مہنگائی (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 3.8: خدمات میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے سرفہرست حصہ دار (شہری)

اوسط مہنگائی	مہنگائی	
	پہلی ششماہی	پہلی ششماہی
	م س 23ء	م س 22ء
غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی (خدمات)	15.4	4.4
ٹرانسپورٹ خدمات	38.0	5.4
تعلیم	10.6	2.2
شادی ہال کے چارجز	21.6	5.5
ذاتی آرائش کی خدمات	26.0	7.0
کپڑوں کی سلائی	16.6	8.3

پاکستان دفتر شماریات

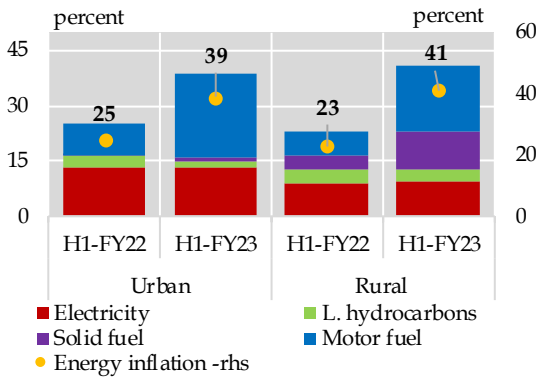
چارچ میں کم ردوبدل کی وجہ سے مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی سے بجلی کی قیمتوں میں اضافے کی رفتار کم ہو گئی (شکل 3.38)۔

ستمبر 2022ء کے دوران، حکومت نے بجلی کے صارفین کے لیے ایک ریلیف پیکیج کا اعلان کیا جس کی وجہ سے اس ماہ کے دوران توانائی کی مہنگائی کم ہو گئی۔ تیل کی عالمی

وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوئیں۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران موثر ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ٹرانسپورٹ خدمات میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا (جدول 3.8)۔ میکاکی، صفائی / دھلائی، کپڑوں کی سلائی اور شادی ہال کے انتظامات سے متعلق اس طرح کی دیگر خدمات نے بھی غیر غذائی غیر توانائی باسکٹ میں خدمات کی بڑھتی قیمتوں میں حصہ ڈالا۔

توانائی کی مہنگائی میں اضافہ جاری رہا

شکل 3.36: توانائی کی مہنگائی میں حصہ

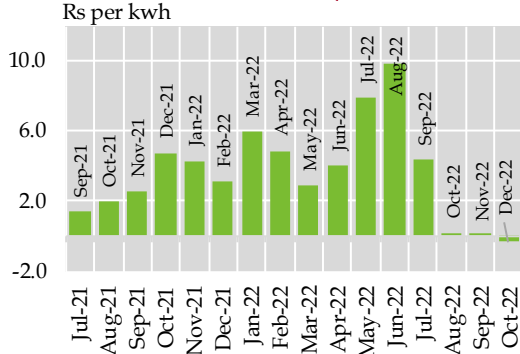


Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں توانائی کی مہنگائی میں سال بسال نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ توانائی کی مہنگائی میں موثر ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کو بالادستی حاصل رہی، جس کے بعد بجلی کے چارجز میں اضافے نے اثرات مرتب کیے۔ تاہم، دیہی علاقوں کے معاملے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹھوس ایندھن کی قیمتوں میں اضافے نے بھی توانائی کی مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا (شکل 3.36)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کی قیمتوں میں اضافہ آئی ایم ایف پروگرام کے تحت بجلی کے نرخوں میں سالانہ اور سہ ماہی ردوبدل کے باعث ہوا (جدول 3.9)۔ خاص طور پر، حکومت نے مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے لیے جولائی، اگست اور اکتوبر 2022ء کے دوران تین مراحل میں بجلی کی مشترکہ سالانہ نئی بنیاد متعارف کرائی، جس کی وجہ سے ان مہینوں میں بجلی کے چارجز بڑھ گئے (شکل 3.37)۔ تاہم، اگست 2022ء سے تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے نتیجے میں فیول

شکل 3.38: ایندھن کے چارج میں ردوبدل



Note: x-axis indicates months for which FCA was charged

Source: National Electric Power Regulatory Authority

کم ہو گئی۔ مزید برآں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے برخلاف جب پیٹرولیم کی قیمتیں جی ایس ٹی کے تحت تھیں، سبزی ٹیکس کی عدم موجودگی سے بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرول کی قیمتوں کو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں قدرے کم سطح پر رکھنے میں سہولت ملی (شکل 3.39)۔

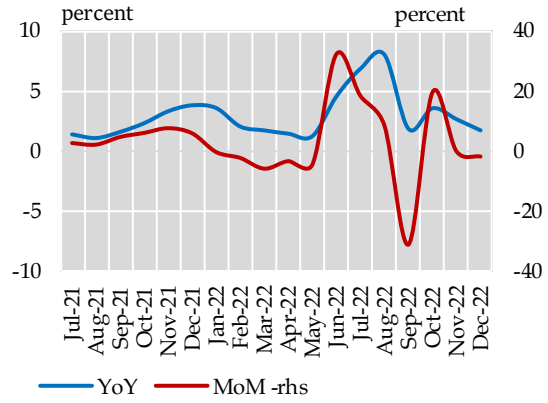
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران موٹر ایندھن کے علاوہ ٹھوس ایندھن بشمول کونلہ اور لکڑی نے بھی دیہی علاقوں میں توانائی کی مہنگائی میں اہم کردار ادا

جدول 3.9: بجلی کی قیمتوں میں سالانہ اور سہ ماہی ردوبدل

مشترک ٹیٹریف کی تاریخ	
سالانہ نواساس بندی	
25 جولائی 2022ء	پہلا مرحلہ (3.50 روپے / کلوواٹ آور)
کیم اگست 2022ء	دوسرا مرحلہ (3.50 روپے / کلوواٹ آور)
کیم اکتوبر 2022ء	تیسرا مرحلہ (0.91 روپے / کلوواٹ آور)
ٹیٹریف میں سہ ماہی ردوبدل	
کیم جون 2022ء	بجلی سہ ماہی۔ م س 22ء (0.57 / کلوواٹ آور)
7 جولائی 2022ء	دوسری سہ ماہی۔ م س 22ء (1.55 روپے / کلوواٹ آور)
23 اگست 2022ء	تیسری سہ ماہی۔ م س 22ء (0.51 روپے / کلوواٹ آور)
20 اکتوبر 2022ء	چوتھی سہ ماہی (3.21 روپے / کلوواٹ آور)

ماخذ: آئی ایم ایف، نیپ، وزارت خزانہ

شکل 3.37: توانائی کی مہنگائی (شہری)

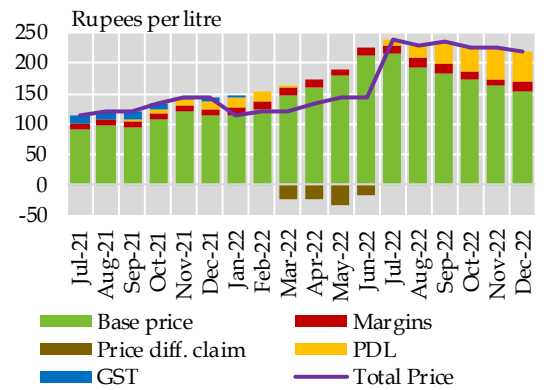


Source: Pakistan Bureau of Statistics

قیمتوں میں زری کے اثرات اور ریلیف چیکینج کی عکاسی کرتے ہوئے ستمبر، نومبر اور دسمبر 2022ء کے دوران توانائی کی قیمتوں میں ماہ بہ ماہ نمو منفی رہی۔<sup>61</sup>

مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں موٹر ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا جو پیٹرولیم ڈیپولینٹ لیوی کے نفاذ، تیل کی بلند عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم، عالمی خام تیل کی قیمتوں میں اگست 2022ء سے کمی شروع ہو گئی جس کی وجہ سے موٹر فیول کی مہنگائی ماہ بہ ماہ بنیادوں پر

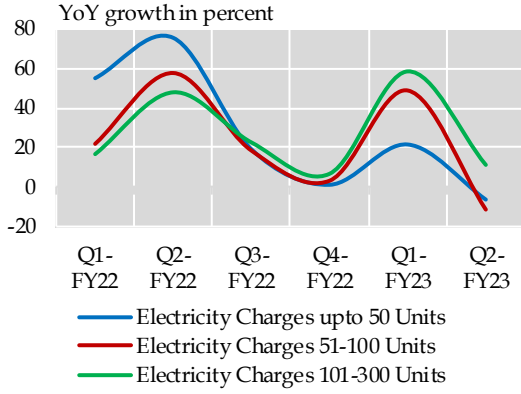
شکل 3.39: پیٹرول کی قیمتوں کے اجزائے ترکیبی



Source: Oil & Gas Regulating Authority

<sup>61</sup> توانائی کی قیمتوں کی ماہ بہ ماہ نمو میں 1.1، 0.2، 1.9 اور 1.9 فیصد کمی آئی ہے، جبکہ شہری مراکز میں توانائی کی قیمتوں میں ستمبر، نومبر اور دسمبر 2022ء کے مہینوں میں بالترتیب 18.9، 24.5، اور 15.4 فیصد ماہ بہ ماہ نمودار کی گئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

شکل 3.41: بجلی کی قیمتوں کے رجحانات (شہری)

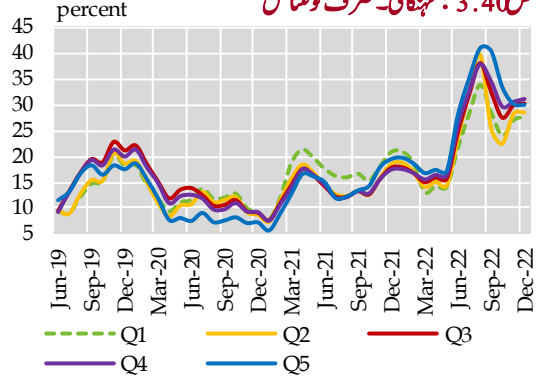


Source: Pakistan Bureau of Statistics

سب سے کم اور سب سے زیادہ کونٹیکٹ کی قیمتوں کی فرق بنیادی طور پر اس رجحان کی وضاحت کرتا ہے۔ کم قیمتوں والے کونٹیکٹ میں کھانے کی مصنوعات جیسے گندم، دودھ، چینی اور نباتاتی گھی کا وزن زیادہ ہوتا ہے۔ توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے یہ گروپ لکڑی اور زرعی فضلے جیسی سستی مصنوعات کو ترجیح دیتا ہے۔<sup>63</sup> جبکہ ان بنیادی غذائی اجزاء کے علاوہ بلند قیمتوں والے کونٹیکٹ میں گوشت اور پھلوں کے ساتھ ساتھ ہوٹلوں اور ریسٹورانوں کے کھانے کا نسبتاً بڑا حصہ ہوتا ہے۔<sup>64</sup>

مجموعی طور پر، اس کونٹیکٹ میں صرف کی باسکٹ میں غذائی گروپ کا حصہ کم ہے اور اس میں ٹیکسٹائل، کپڑوں اور جو توں جیسی مصنوعات کی بڑی تعداد شامل ہے۔ توانائی کے گروپ میں، زیادہ کھپت والے کونٹیکٹ میں صارفین بجلی اور گیس کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ لہذا، مالی سال 23 کی پہلی ششماہی میں بجلی کی قیمتوں میں ہوشیار اضافے کے اثرات سے کم قیمتوں والے کونٹیکٹ کے صارفین نسبتاً کم متاثر ہوئے (شکل 3.41)۔

شکل 3.40: مہنگائی۔ صرف کونٹیکٹ



Note: SPI is compiled on 2015-16 base

Source: Pakistan Bureau of Statistics

کیا۔ دیہی علاقوں میں ٹھوس ایندھن کو گیس کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سستی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ گیس کی قلت کے سبب کونٹیکٹ اور لکڑی کی مانگ میں مزید اضافہ ہو گیا، جس کی وجہ سے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹھوس ایندھن کی قیمتیں بڑھ گئیں۔

### بلند مہنگائی نے بلند ترین صرف کی باسکٹ میں صارفین کو سب سے زیادہ متاثر کیا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران صرف کی تمام باسکٹوں کے صارفین گزشتہ سال کے مقابلے میں مہنگائی میں اضافے سے زیادہ متاثر ہوئے۔ تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران صرف والے گروپوں میں کم قیمتوں والے کونٹیکٹ (17,732 اور 22,888 روپے تک) کے ساتھ ساتھ زیادہ صرف والی باسکٹ (44,175 روپے سے زیادہ) کے مقابلے میں نسبتاً کم مہنگائی کا سامنا کرنا پڑا (شکل 3.40)۔<sup>62</sup>

<sup>62</sup> کونٹیکٹ کا صرف: کیو 1 (17,732 روپے) تک، کیو 2 (17,733-22,888 روپے)، کیو 3 (22,889-29,517 روپے) اور کیو 4 (29,518-44,175 روپے) سے زائد)۔ پاکستان دفتر

شماریات۔

<sup>63</sup> ماخذ: گھرانوں کا مربوط اقتصادی سروے 2018-19۔

<sup>64</sup> ماخذ: گھرانوں کا مربوط اقتصادی سروے 2018-19۔